ماہنامہ
راہ اسلام

وصیت امام۔ ایک جھلک

اتحاد بین المسلمین کی تلقین

اگر خداوند متعال کی تائید، نیز حکومتوں اور قوموں کی ہمت سے یہ ایمانی اخوت قائم ہو جائے تو آپ دیکھیں گے کہ مسلمین دنیا کی سب سے بڑی طاقت تشکیل دیں گے۔ اس دن کی امید میں جب پروردگار عالم کی مشیت سے یہ اخوت و مساوات برقرار ہو جائے.

امام خمینی (رح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

[illegible] میں شائع ہونے والے [illegible]
کے نظریات کا [illegible] ہونا لازمی نہیں ہے

اس شمارے میں

اداریہ، ترانۂ وحدت ـــــ ۲

● ثقافتی
تعلیمات قرآن ـــــ ۳
قصص قرآن ـــــ ۹
سرزمین ایران ـــــ ۱۰
آیت اللہ حضرت امام خمینیؒ اور اقتصادی و اجتماعی نظام ـــــ از شاہ محمد کریم ـــــ ۱۳
فارسی سیکھو ـــــ ۱۸
یوم علم ـــــ ۲۰
عالمی یوم مسجد ـــــ ۲۲

● تاریخی
زندگانی پیغمبر اسلام ص ـــــ از جعفر سبحانی ـــــ ۲۴

● ہنری و فنی
نظم ـــــ ۲۶

● تفریح طبع
صحیح جوابات ـــــ ۳۲
خصوصی انعامی مقابلہ ـــــ ۳۳
کشکول ـــــ ۳۵

● ایران و جہان اسلام
فتنۂ شرک و بدعت اور اتحاد اسلامی ـــــ از مہدی الزھری ـــــ ۳۷
اتحاد بین المسلمین اہمیت و ضروریات ـــــ از مختار ثوری ـــــ ۳۹
ہفتۂ وحدت مسلمین اور ہماری ذمہ داریاں ـــــ ۴۳
آزادگان سے حضرت آیت اللہ خامنہ ای کی ملاقات ـــــ ۴۵

● اہم خبریں ـــــ ۴۷

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر
غلامرضا نور محمدان
خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران۔ ۱۸ تلک مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

کومک پرنٹرس،

اداریہ و دیگر معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران۔ [illegible]

ماہنامہ
راہ اسلام
شمارہ ۹۰ ستمبر ۱۹۹۱ء

عکس سرورق ص ۱
کاشیکاری مسجد سلطانی
سمنان (ایران)

فون: ۳۸۳۲۳۲
قیمت: ۵ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترانۂ وحدت

اداریہ

ہفتہ وحدت کے موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) کے بافضیلت صحابی کا یہ اثر انگیز و دلکش ترانہ ہم سب ایک ساتھ گنگنائیں۔

"انا عبد من عبید محمد" (میں غلامان محمد (ص) میں سے ایک غلام ہوں) عید میلادالنبی (ص) کے موقع پر آپ سبھی قارئین کرام کی خدمت میں مخلصانہ سلام و مبارکباد پیش کرتے ہوئے بارگاہ عالیہ خداوندی میں یہی دعا و التجا ہے کہ وہ ہمارے اتحاد کو مستحکم بنادے۔

ہفتہ وحدت کے اس مبارک موقع پر آپ جیسے دیرینہ و محترم ساتھیوں کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے معارف قرآنی کے علاوہ کوئی دوسرا تحفہ و ہدیہ نہیں ہے کیونکہ ہمیں آپ لوگوں کی فراست و دانشمندی کا بخوبی علم ہے اور ہم اس حقیقت سے بھی واقف ہیں کہ تاریخی واقعات کے ذیل میں آپلوگوں نے اوس و خزرج نامی دو قبیلوں کے اتحاد کا ذکر ضرور سنا یا پڑھا ہوگا جو پہلے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے لیکن پیغمبر اسلام (ص) کے وجود کی برکت سے ان کے اختلافات مٹ گئے اور وہ دونوں انصار و مہاجرین کی صف میں شامل ہوگئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تاریخی واقعہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی چراغ ہدایت کی حیثیت رکھتا ہے۔

سردست مسلمانوں کو اتحاد کی طرف متوجہ کرنے والی آیہ شریفہ "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا" (خدا کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو) و اہل کتاب کے ساتھ اتحاد کی دعوت دینے والی آیہ کریمہ "یَٰٓا اَہْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ" ترجمہ۔ اے اہل کتاب تم ایسی بات پر تومتحد ہو جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ و سورۂ روم کی اس آیہ مبارک "وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ"۔ اور اس کے ساتھ مشہور و معروف حدیث "اوّل ما خلق اللہ نور محمد (ص)"۔ (سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو خلق کیا

وہ نور محمد (ص) تھا) کی یاد دہانی کراتے ہوئے آپلوگوں کے ذہن کو عظیم اسلامی معارف میں پوشیدہ شیریں و دلکش نکات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چودہ طریقوں سے قرآنی آیات کی تلاوت کرنے والے حافظ قرآن و نامور شاعر فارسی زبان حافظ شیرازی کے مندرجہ ذیل شعر سے اپنی بات کی شروعات کروں جسمیں انہوں نے پیغمبر (ص) کے حالات کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

من کہ ملول گشتمی از نفس فرشتگان
قیل و مقال عالمی می کشم از برای تو

عرفان و تصوف کی زبان میں پیغمبر اکرم (ص) کی سادہ ترین تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ پیغمبر فلک و ملک سے افضل اور بارگاہ خداوندی میں عظمت کی اس منزل پر فائز ہیں کہ "ماسوی اللہ" سب کچھ باعث آزار و اذیت یا وسیلہ پراگندگیٔ حواس یا سبب فراق معشوق اور وحدت سے کثرت کی طرف بازگشت کا باعث ہے۔

مایۂ ناز فلسفی و عارف ربّانی اور عظیم المرتبت مفسر قرآن مرحوم علامہ طباطبائی نے، جو حوزہ علمیہ قم کے نمایاں استاد تھے

کیا اختلاف سے پرہیز، تفرقہ سے علحدگی اور اپنے نفس پر مکمل کامیابی کے بغیر جشن میلاد کا کوئی معنی و مفہوم ہوگا؟

اور جن کے علمی و عرفانی شاگرد امام خمینی رضوان اللہ علیہ بھی رہے ہیں۔ ہندو مذہب کی مقدس کتاب (گیتا اور مہابھارت) کا مطالعہ کرنے کے بعد کہا تھا کہ مجھے ان کتابوں میں توحید حقیقی کی علامتیں دکھائی دیں۔

در حقیقت اسلام ہو یا ہندوازم کسی بھی مذہب کے معارف کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنا انتہائی دشوار کام ہے اور اس سے زیادہ دشوار و اہم کام ان معارف کی صحیح تعریف و تعبیر پیش کرنا ہے جن کا احاطہ اس مختصر سے مقالے میں نہیں کیا جاسکتا ہے۔

قرآن کتاب معجزہ ہے اور اس کے معجزات میں سے ایک اہم معجزہ پیشن گوئیاں اور آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی اطلاع دینا ہے ایسا کہ سورۂ روم میں ایران و روم کے درمیان جنگ اور پہلے مرحلہ میں روم کی شکست اور دوسرے مرحلہ میں ایران کی شکست کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ اس زمانے کی دو بڑی طاقتیں سخت جنگوں کے بعد اس قدر کمزور ہوگئیں کہ اسلام نے بڑی آسانی سے کامیابی حاصل کرلی۔ اس شہادت کے بعد قرآن ارشاد فرماتا ہے۔ "وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ" قرآن مجید کی زبان میں سوالوں کا جواب دینے والے "اہل ذکر" کہلاتے ہیں۔ "فاسئلوا اهل الذكران كنتم مؤمنين" (اگر تم مومن ہو تو اہل ذکر سے مسائل دریافت کرو۔) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مذہب اور اسلامی معارف پر مشتمل سوالوں کا جواب بھی اہل ذکر سے دریافت کرنا چاہئے۔ یہ لوگ "هوالاوّل والآخروالظاهر والباطن" (وہ اوّل و آخر اور ظاہر و باطن ہے۔) اور "والله نورالسموات والارض مثل نوره كمشكوة" (خدا تو سارے آسمان اور زمین کا نور ہے (اس کے نور کی

(باقی ص ۲۶ پر)

تعلیمات قرآن

قرآن کریم میں حکیم لقمان

پانچویں قسط

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝

ہلی اے بیٹا ! اسمیں کوئی شک نہیں کہ عمل (اچھا ہو یا برا) اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں چھپا ہوا ہو تو بھی خداوند عالم اسے قیامت کے دن حاضر کرے گا۔ بیشک خدا بڑا باریک بین اور واقف کار ہے ۔ اے بیٹا نماز پابندی سے پڑھا کرو اور لوگوں سے اچھا کام کرنے کو کہو اور برے کام سے روکو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو کیونکہ بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے ۔ اور لوگوں کے سامنے غرور سے اپنا منہ نہ پھیلانا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خداوند عالم کسی اکڑنے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ

اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ

الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

[illegible]

والے اور اترانے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

اور اپنی چال (ڈھال) میں میانہ روی اختیار کرو اور دوسرے سے بولنے میں اپنی آواز دھیمی رکھو کیونکہ آوازوں میں سب سے بری آواز (چیخنے کیوجہ سے) گدھوں کی ہے۔

(سورۂ لقمان آیہ ۱۶ ـ ۱۹)

تفسیر:۔

نظام الٰہی میں کوئی چیز گم ہونے والی نہیں ہے

پہاڑ کی طرح اٹل و ثابت قدم رہو اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

حکیم لقمان کی پہلی نصیحت مسئلہ توحید اور شرک سے جدو جہد کے بارے میں تھی اور ان کی دوسری نصیحت اعمال کے حساب اور قیامت کے بارے میں ہے اور اس طرح آفرینش اور معاد کے دائرہ کی تکمیل ہوجاتی ہے۔

کہتے ہیں:۔

"میرے بیٹے! اگر نیک و بد اعمال رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمان کے کسی گوشہ میں یا زمین میں چھپا ہوا ہو تو بھی خداوند عالم اسے قیامت کی عدالت میں پیش کردے گا اور اس کا باقاعدہ حساب کرے گا کیونکہ خداوند عالم بڑا باریک بین اور واقف کار ہے۔

"خردل" اس پودے کو کہتے ہیں جسمیں کالے رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں جنھیں رائی کہا جاتا ہے۔ محاورہ کی زبان میں کسی چیز کے ہلکے پن کی وضاحت کیلئے اس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اچھے و برے اعمال چاہے اتنے ہی چھوٹے اور کم اہمیت اور چاہے اس قدر مخفی و پوشیدہ ہوں اور رائی کے دانہ کی طرح پتھر کے اندر، زمین کی گہرائی یا آسمان کے ایک گوشہ میں ہوں، خدای لطیف و خبیر، جو کائنات کی جملہ چھوٹی بڑی مخلوقات سے بخوبی آگاہ ہے، اس کو حساب اور جزا و سزا کیلئے قیامت میں حاضر کردے گا۔ نظام الہی میں کوئی چیز گم ہونے والی نہیں ہے۔

اس جگہ "انہا" کی ضمیر کا تعلق

(باقی صہ ۳۱ پر)

قصص قرآن

حضرت نوح علیہ السلام

پانچویں قسط

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ
قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ
إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ أَنِ
اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝

ترجمہ: ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے کہ ان کی قوم پر درد ناک عذاب آئے ان کو اس سے ڈراؤ تو نوح (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ اے میری قوم میں تمہیں صاف صاف ڈراتا (اور سمجھاتا) ہوں کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

(سورۃ نوح آیت ۱ تا ۳)

حضرت نوح(ع) کی قوم والے عرصہ دراز سے بتوں کی پرستش کررہے تھے اور انہیں خدائی کا درجہ دیتے ہوئے خیر و سعادت کی امید بھی انہیں سے لگا رکھی تھی ۔ مصائب و آلام سے نجات حاصل کرنے کیلئے وہ لوگ انہیں بتوں کے سایہ میں پناہ لیتے تھے اور انہیں مختلف ناموں سے پکارتے تھے ۔ وہ لوگ ان بتوں کو کبھی ود و سواع اور کبھی یعوق و نسر کہا کرتے تھے ۔ خداوند عالم نے حضرت نوح(ع) کو ان لوگوں کے درمیان اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا۔ حضرت نوح(ع) ایک فصیح و خوش کلام اور عقلمند و برد بار انسان تھے خداوند عالم نے انہیں جدوجہد ، احتجاج اور دشمن کو مطمئن کر دینے کی صلاحیت عطا کی تھی حضرت نوح(ع) نے ان لوگوں کو خداوند عالم کیطرف آنے کی دعوت دی لیکن ان لوگوں نے کوئی توجہ نہ دی ۔ انہیں عذاب الہی سے ڈرایا لیکن اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ اجر و ثواب کی طرف ترغیب کی لیکن ان کی سرکشی جاری رہی اور حضرت نوح(ع) کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی لیکن حضرت نوح(ع) صبر و تحمل و بردباری کیساتھ ان کی ہدایت و رہنمائی میں لگے رہے ۔ اپنے شیریں کلام و دلکش بیانات سے لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے اور مایوسی و

RAZA LIBRARY RAMPUR U.P.
rekhta

ناامیدی کو اپنے دل کے قریب نہیں آنے دیا۔ وہ ہر ممکن طور پر تبلیغ و رسالت کی راہ میں کوشش کرتے رہے دن ، رات ، وقتاً فوقتاً اور خفیہ و اعلانیہ انداز میں انہوں نے لوگوں کو حق کی دعوت دی اور انہیں اسرار کائنات اور عجائب آفرینش کی طرف متوجہ کرتے رہے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ انہیں یہ باور کراتے رہے کہ یہ تاریک رات ، یہ وسیع آسمان ، یہ ماہ تاباں ، یہ آفتاب عالم تاب ، یہ زمین اور اس پر جاری ندیاں ، یہ نباتات اور ان کے پھل وغیرہ اپنی فصیح و واضح اور روشن و مدلل زبان سے خدای وحدہ لاشریک اور اس کی لامحدود و حیرت انگیز قدرت کی داستان سنا رہے ہیں ۔

حضرت نوح(ع) نے اسی انداز میں واضح دلائل کے ساتھ اپنی تبلیغی جدوجہد کا سلسلہ جاری رکھا یہاں تک کہ کچھ لوگ ان پر ایمان لے آئے ۔ ان کی دعوت حق کو قبول کرتے ہوئے ان کی رسالت کی تصدیق کردی لیکن وہ سیاہ قلب لوگ جو ذاتی نجاست و شقاوت کے حامل تھے اور اشراف و بزرگان قوم کا درجہ رکھتے تھے ، حضرت نوح(ع)

> نوح (ع) وہ اولوالعزم پیغمبر تھے جس نے ساڑھے نوسو سال تک اپنی قوم کے درمیان زندگی بسر کی اور ان کی اذیت کے مقابلے میں صبر و بردباری سے کام لیا۔

کی رسالت پر ایمان نہ لائے اور مجموعی اعتبار سے ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے ۔ ان کے خلاف مظاہروں کا بازار گرم کر دیا ، ان کا اعلانیہ مزاق اڑایا اور ان پر مختلف النوع الزامات کی بھرمار کر دی ۔

ان لوگوں نے حضرت نوح(ع) سے کہا :تم ہملوگوں جیسے انسان کے علاوہ کچھ نہیں ہو بلکہ ہملوگوں میں سے ایک ہو۔ اگر خداوند عالم تمہیں پیغمبر بنانا چاہتا تھا تو وہ ایک فرشتہ بھیج دیتا تو ہملوگ اس کی طرف ضرور متوجہ ہوتے اور اس کی دعوت کو قبول کر لیتے ۔ اس کے علاوہ یہ ذلیل و اوباش اور نچلے طبقے کے حقیر و بے حیثیت لوگ کون ہیں جنھوں نے بغیر سوچے سمجھے تمہاری دعوت کو قبول کرلیا ہے ؟ اگر تمہارا دین سعادت و نیکی کا حامل ہوتا تو یہ پسماندہ و مفلوک الحال لوگ تمہاری دعوت کو قبول کرنے میں ہملوگوں پر سبقت نہیں حاصل کرسکتے تھے ۔ اگر تمہاری بات حقیقت پر مبنی ہوتی تو ہم جیسے عقلمند و ہوشیار و دانشور لوگوں کو سب سے پہلے تمہارے اوپر ایمان لانا چاہئے تھا اور تمہاری پیروی اختیار کر لینی چاہئے تھی ۔

اس کے بعد حضرت نوح(ع) کی قوم نے غیر معمولی مخالفت و عداوت کی راہ اختیار کرلی اور اس کی معاندانہ سرگرمیوں میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ان لوگوں نے حضرت نوح(ع) کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔اے نوح ! ہملوگ تمہیں اور تمہارے اصحاب کو اپنے سے ذیادہ صاحب فضیلت و امتیاز نہیں پاتے ہیں اور عقل و دانش دانشوری و دوراندیشی ، اور مصلحت اندیشی و معاملہ فہمی کے میدان

میں بھی تملوگوں کو اپنے سے بہتر نہیں سمجھتے ہیں بلکہ ہملوگوں کا اعتقاد و ایمان یہ ہے کہ تم لوگ جھوٹے ہو اور غلط بیانی سے کام لیتے ہو ۔۔

ان لوگوں کی بیہودہ گوئی کا حضرت نوح(ع) پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ غیر معمولی صبر و ثبات قدم کے ساتھ اپنی راہ پر گامزن رہے ، ان لوگوں کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔اگرچہ میں اپنے دعوے کی تصدیق کیلئے واضح دلیل ، روشن علامات کا حامل اور پروردگار کے فضل وکرم سے مالامال ہوں لیکن چونکہ تمہاری حق بیں آنکھ اندھی ہوچکی ہے اور حقیقت تم سے پوشیدہ ہے اس وجہ سے تم چمکتے سورج کو اپنے ہاتھ سے چھپا دینا چاہتے ہو۔ کیا ایسی صورت میں میں تملوگوں کو راہ حق کی ہدایت اور ایمان لانے پر آمادہ کرسکتا ہوں ۔۔؟!

ان لوگوں نے کہا اے نوح! اگر تم ہملوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے خواہاں ہو اور یہ چاہتے ہو کہ ہملوگ تمہاری مدد کریں تو پھر ان نچلے طبقے کے لوگوں کو جو تم پر ایمان لاچکے ہیں ، اپنے قریب سے ہٹا دو۔ کیونکہ ہملوگ ان حقیر و بے سروسامان لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتے ہیں اور انہیں اپنا ہم عقیدہ نہیں تسلیم کرسکتے ہیں ۔ آخر ہملوگ ایسے مذہب کو کیسے قبول کر سکتے ہیں جس کی نظر میں چھوٹے بڑے اور امیر و غریب سب برابر ہوں اور جو بادشاہ و فقیر کو یکساں شمار کرتا ہے ۔۔؟

حضرت نوح(ع) نے کہا ہماری دعوت وہ فیض ہے جو تم سبھی لوگوں کیلئے ہے ۔ تملوگوں میں سے نادان و دانشمند ، مشہور و نامعروف ، دولتمند و فقیر اور حاکم و رعایہ سبھی لوگ اس مذہب کی نظر میں مساوی حیثیت کے حامل ہیں ۔ اگر میں تملوگوں کی درخواست قبول کرلوں اور تمہاری خاطر ان لوگوں کو دور بھگادوں تو پھر میں اپنی دعوت کی تبلیغ و اشاعت اور اپنی رسالت کی تائید کیلئے کس پر اعتماد کروں ۔ اس کے علاوہ میں ایسے لوگوں کو اپنے پاس سے کیسے بھگادوں جنھوں نے میری بھرپور مدد کی جبکہ تملوگوں نے مجھے ذلیل و رسوا کر رکھا تھا، ان لوگوں نے میری بات کو اپنے دل و دماغ میں جگہ دی جبکہ تملوگوں کی طرف سے انکار و اذیت کے علاوہ کچھ نہیں ملا ۔ اور یہ لوگ ہمیشہ مذہب کے طرفدار اور لوگوں کو حق کی طرف دعوت دینے والے تھے ۔ اسوقت اگر میں ان لوگوں کو اپنے پاس سے بھگادوں اور یہ لوگ خداوند عالم کی بارگاہ میں میری شکایت کریں اور یہ کہیں کہ میں نے ان کی نیکی کے جواب میں ان کے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہے تو میں بارگاہ خداوندی میں کیا جواب دوں گا ؟ پس جان لو کہ تملوگ نادان و ناسمجھ ہو۔

جب حضرت نوح(ع) اور ان کی قوم کے درمیان بحث و مباحثہ بڑھا اور اختلافات شدید ہوئے تو وہ لوگ نوح کی طرف سے مایوس ہوگئے اور ان کا دم گھٹنے لگا۔ آخر ان لوگوں نے حضرت نوح(ع) سے کہا اے نوح! تم نے ہملوگوں سے بڑی بحث کی ۔ اب اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو تم جس عذاب کی دھمکی سنایا کرتے ہو اس کو عملی جامہ پہناؤ اور ہملوگوں

پر بلا نازل کرو۔

حضرت نوح(ع) نے تمسخر آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "تملوگ جہالت و نادانی میں اسراف کرتے ہو اور حماقت کے دریا میں غوطہ لگا رہے ہو آخر میں کون ہوں کہ تمہارے اوپر عذاب نازل کروں یا عذاب کو تم سے دور رکھوں۔ کیا میں تمہاری طرح ایک انسان کے علاوہ کچھ ہوں۔ مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے اور مجھ سے جو کہا گیا ہے اسے میں تملوگوں تک پہونچا دیتا ہوں۔ کبھی میں تملوگوں کو اجر و ثواب کی خوش خبری دیتا ہوں اور کبھی عذاب الٰہی سے خوفزدہ کرتا ہوں۔ اچھی طرح جان لو کہ سب کو خداوند عالم کی بارگاہ میں واپس جانا ہے۔ اگر خداوند عالم چاہے تو تمہاری ہدایت کرتا ہے اور اگر وہ چاہے تو تمہارے عذاب میں جلدی کرتا ہے اور اگر وہ چاہے تو تمہیں مہلت دیدیتا ہے تاکہ تمہارا عذاب اور بڑھ جائے اور تمہاری بدبختی میں اضافہ ہوجائے۔

خداوند عالم نے انبیاء علیہم السلام کو مصائب و مشکلات کے مقابلے میں غیر معمولی صبر و ثبات قدم کی طاقت سے مالامال کر رکھا ہے تاکہ وہ لوگوں تک اپنی رسالت کو بخوبی پہونچا سکیں۔ فقط اتنا ہی نہیں بلکہ امید اور خوش فہمی کے ذریعہ بھی ان کی تقویت کی ہے تاکہ تبلیغ رسالت کے بعد لوگوں پر حجت تمام ہو جائے اور کافروں کے لئے عذر کی کوئی گنجائش بھی نہ رہ جائے۔ نوح(ع) وہ اولوالعزم پیغمبر تھے جس نے ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کے درمیان زندگی بسر کی اور ان کی اذیت کے مقابلے میں صبر و بردباری سے کام لیا۔ ان لوگوں کے مسخرہ پن کو بھی برداشت کیا اور یہ امید لگائے رہے کہ شاید وقت کی رفتار کے ساتھ اس قوم کے دل میں ایمان کی روشنی پیدا ہو جائے لیکن افسوس کہ وقت گزرتا رہا اور ان لوگوں کی سرکشی مین اضافہ ہوتا چلا گیا اور وہ لوگ حق و حقیقت سے فرار اختیار کرتے رہے۔ آخر کار حضرت نوح(ع) کی امید کا رشتہ ٹوٹ گیا اور ان کے دل پر تاریکی و مایوسی چھاگئی اور انہوں نے خداوند عالم کی بارگاہ میں پناہ لی اور خداوند عالم سے اپنی قوم کی شکایت کرتے ہوئے اس سے مدد اور چارۂ کار کا مطالبہ کیا۔ خداوند عالم نے ان پر وحی نازل کی کہ "جو لوگ اب تک ایمان لاچکے ہیں ان کے علاوہ اور کوئی ایمان نہ لائے گا۔ پس تم ان لوگوں کے اعمال سے غمگین مت ہو۔

حضرت نوح(ع) کو جب حقیقت کا علم ہوگیا اور وہ بخوبی سمجھ گئے کہ ان کی قوم کے لوگوں کا قلب سیاہ و تاریک ہوچکا ہے اور اب ان لوگوں پر دلیل و برہان کا کوئی اثر ہونے والا نہیں ہے تو ان کا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا اور انہوں نے بارگاہ خداوندی میں یہ استدعا کی کہ "پالنے والے! روئے زمین پر کافروں میں سے کسی کو باقی نہ رہنے دے۔ اگر تونے انہیں باقی رہنے دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتے رہیں گے اور اس طرح فاجروں اور کافروں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔"

سرزمین ایران

صوبہ خراسان

سولھویں قسط

حرم مقدس حضرت امام رضا علیہ السلام

قصبہ بیرجند : یہ قصبہ رقبے میں ٦٨١٧٧ / مربع کلو میٹر ہے اور صوبے کا وہ وسیع ترین قصبہ ہے جو اس کے انتہائی جنوب میں واقع ہے ۔ چونکہ اس جگہ تانبے ، چاندی ، سونے ، بے سوخت ریشے (ASBESTOS) ، کھریا ، چونے اور پتھر کے کوئلے جیسی معدنیات بکثرت موجود ہیں اس لئے اس قصبے سے ١١ / کلومیٹر کے فاصلے پر حال ہی میں ایک صنعتی شہر آباد ہوگیا ہے ۔ چنانچہ وہاں

مرقد امام رضا در مشہد

تقریباً ایسے ایکسو تیس مختلف شعبے قائم ہو گئے ہیں جن میں یہاں کی معدنیات کو بروئے کار لاتے ہوئے سامان خوراک و بافندگی ، کیمیائی مواد اور دھاتوں سے ہر قسم کا مال تیار کیا جاتا ہے ۔

قصبہ تربت حیدریہ :- یہ قصبہ تربت جام ، نیشاپور ، کاشمر اور گناباد جیسی قصبات کے درمیان واقع ہے ۔ چونکہ حضرت مولانا قطب الدین حیدر کا مزار اس شہر میں ہے اس لئے یہ مقام موصوف کے نام سے منسوب ہے ۔

اس قصبے کو کاشتکاری ، مویشیوں کی پرورش ، مختلف معدنیات اور دیہی صنعت کے باعث خاص اہمیت و شہرت حاصل ہے ۔

سبزوار :- یہ قصبہ کسی زمانے میں بڑا ہی پُر رونق وآباد ـبیہق- کے نام سے مشہور تھا۔ جو تیرھویں صدی عیسوی میں منگولوں کے پے در پے حملات اور ان کی فتنہ سامانی کے بعد مسلسل خانہ جنگی کے باعث ایسا تباہ ہوا کہ پہلی سی شان باقی نہ رہی ۔ لیکن شاہان صفوی کے عہد سے یہ پھر آباد ہونے لگا۔ چونکہ یہ مشہد اور تہران کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کی آبادی میں اب

اور اضافہ ہو رہا ہے ۔

سبزوار کے تاریخی مقامات :

یہاں کے تاریخی مقامات میں مندرجہ ذیل عمارات قابل ذکر ہیں :

۱ ۔ مسجد جامع سبزوار ـــ یہ ساتویں صدی ہجری کی یادگار عمارت ہے ۔

۲ ۔ مسجد پامنار ـــ یہ مسجد اس عہد میں تعمیر کی گئی جب کہ سربداران (۷۳۷ ھ ۔ ۷۸۳ ھ) گروہ کے افراد سبزوار اور اس کے نواح میں حکم فرما تھے ۔

۳ ۔ منار خسرو گرد :۔ یہ منار اس دور کی واحد یادگار ہے جب کہ سبزوار کا نام بیہق تھا۔

٤ ۔ منارۂ مسجد پامنار :۔ یہ منارہ مذکورہ مسجد کا ہی حصّہ ہے ۔

۵ ۔ حاج ملا ہادی سبزواری کا مقبرہ : یہ بزرگ قاجاری دور کے جیّد عالم تھے ۔ اس کے علاوہ سبزوار کے جنوب میں امام زادہ شعیب بن موسی بن جعفر کی درگاہ بھی اس قصبے کی مشہور عمارت اور مرجع خلائق ہے ۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سلجوقی خاندان کا وزیر خواجہ نظام الملک طوسی اسی قصبے کے قریہ قزل آباد میں پیدا ہوا تھا۔ ابوالفضل بیہقی ، ملاحسین کاشفی اور عطاملک جوینی جیسے مشہور مورّخ ، شاعر اور سیاستداں اس خطۂ سبزوار سے متعلق و منسوب رہے ہیں ۔

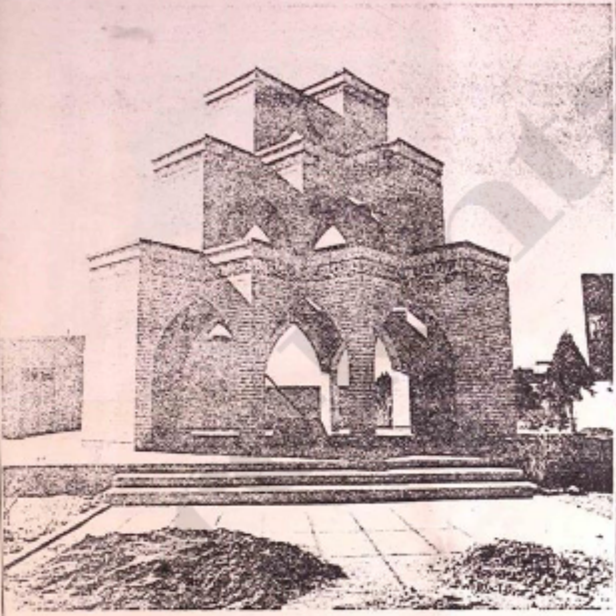

آرامگاہ ملامحسن فیض کاشانی

قصبہ نیشا پور :۔ یہ قصبہ اس شاہراہ پر واقع ہے جو تہران کو مشہد سے متصل کرتی ہے ۔ یہ تہران سے ۸۷٦ کلومیٹر اور مشہد سے ۱۲۷ کلومیٹر دور ہے ۔ نیشاپور کا شمار ایران کے قدیم قصبات میں ہوتا ہے ۔ ایک زمانے تک یہ صوبہ خراسان کا دارالحکومت رہا ہے ۔ یہ قصبہ ٥٤٨ ھ میں منگولوں کے ہاتھوں قتل عام کے باعث ایسا تباہ و برباد ہوا کہ آج تک اپنی عظمت پارینہ کو نہیں پہنچ سکا ہے ۔ منگولوں کی خوں ریزی اور تباہی و بربادی کے بعد یہ قصبہ دوسری مرتبہ ٦۲۹ ھ میں شدید زلزلہ آنے کی وجہ سے تباہی و بربادی سے دو چار ہوا۔ اگرچہ یہ قصبہ اب آہستہ آہستہ شہر میں تبدیل ہوتا جارہا ہے مگر ابھی تک وہ شہرت حاصل نہیں کر سکا ہے جو اسے عہد قدیم میں حاصل تھی ۔

(باقی ص۲۱ پر)

تیسری قسط

آیت اللہ امام خمینی (رح) اور اقتصادی و اجتماعی نظام

از۔ ڈاکٹر شاہ محمد وسیم (علیگ)

گذشتہ سے پیوستہ

بیرونی امداد سے متعلق طریق کار کی صراحت کرتے ہوئے حضرت آیت اللہ خمینی (رح) نے فرمایا تھا کہ:

۔اس میں شک نہیں کہ ایسی جماعت کی تربیت قطعی ناگزیر ہے جس کے افراد مقامی باشندے ہونے کے علاوہ ٹکنالوجی کے رموز اور انتظامی امور سے نہ صرف بخوبی واقف ہوں بلکہ اپنے فرائض انجام دینے کے لئے ان میں سچّی لگن بھی ہو۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے افراد کو کسی خاص شرط کا پابند نہ کردینا چاہئے۔ اسی ضمن میں موصوف نے مزید فرمایا کہ اس میں کوئی اختلاف رائے نہیں کہ ترقی یافتہ صنعت کے لئے پیشرفت کردہ ممالک سے مدد کی ہمیں ضرورت ہے لیکن یہ مطلب قطعی اخذ نہ کر لینا چاہئے کہ ترقی یافتہ ٹکنالوجی اور علمی و فنّی رموز سے واقفیت بہم پہنچانے کے لئے ہم سیاسی طور پر مستحکم دو اتحادیہ خیموں (BLOCKs) میں سے

کسی ایک کا سہارا لیں۔ ہماری حکومت اور مسلح افواج کو چاہئے کہ ایسے وطن دوست طلباء کو جنہیں اپنے فن سے دلچسپی بھی ہو اعلیٰ تعلیم کے لئے مملکت متحدہ امریکہ اور روس یا ایسے ممالک میں بھیجنے کی بجائے جو استعمار پسندی کے قائل یا ان قطبین کے طریق کار کو فروغ دینے میں معاون و مددگار ہوتے ہوں ایسے ملکوں میں جانے کی ترغیب دیں جو استعمار پسندی کے مخالف ہوں اور اصول استعمار گری کے قطعی منافی البتہ اگر روس اور امریکہ اپنی گذشتہ غلط کاریوں کا اعتراف کر لیں اور اپنے اقتدار پسندی کے اصول کو فروغ دینے سے باز رہیں تو کوئی مضایقہ نہیں کہ ہمارے طلبہ حصول تعلیم کی غرض سے ان ممالک میں بھی جائیں۔ لیکن ان سرکش طاقتوں کو جو زیر کرسکتا ہے وہ یاتو دنیا کے مستضعف عوام ہیں یا وہ اقوام جو اب بیدار ہوچکی ہیں اور یا راسخ العقیدہ مسلم عوام۔

حضرت امام خمینی کا یہ بیان اس امر کی واضح دلیل ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک کے درمیان باہمی تعاون کو مزید فروغ دیا جانا چاہئے تاکہ اجتماعی و اقتصادی خوشحالی میں یہ سود مند ثابت ہو

> وہ اقوام جو اپنے حقوق سے محروم رہتی چلی آرہی ہیں اب بیدار ہورہی ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ ان کی یہ بیداری رنگ لائے گی اور یہی قومیں سرکشی و بغاوت پر آمادہ ہونگی۔

اور اس کے ذریعے ضروری و اہم معتبر اطلاعات نیز اعداد و شمار کے تبادلے میں مدد مل سکے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بہت سی وہ اقوام جو اب بیدار ہوچکی ہیں علانیہ اپنے نظریات کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا مطالبہ کر رہی ہیں کہ ان کے ساتھ عدل و انصاف اور مساوات پر مبنی بین الاقوامی سطح پر باعزت و شرافتمندانہ ایسے تعلقات برقرار کئے جائیں جن میں اقتصادی روابط بھی شامل ہوں۔ چنانچہ حضرت آیت اللہ خمینی نے اس امر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے واضح طور پر فرمایا تھا کہ وہ اقوام جو اپنے حقوق سے محروم رہتی چلی آرہی ہیں اب بیدار ہورہی ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ ان کی یہ بیداری رنگ لائے گی اور یہی قومیں سرکشی و بغاوت پر آمادہ ہونگی۔ اور آہستہ آہستہ وہ وقت بھی آئے گا جب یہ اقوام ظالم و غاصب اقوام کے تسلط کے جوئے کو اپنے کاندھوں سے اتار پھینکیں گی۔

حضرت آیت اللہ خمینی کے اس حقیقت پسندانہ بیان کی روشنی میں اقوام کی بیداری کو بالخصوص اشتراکی اتحادیہ (جس میں یہاں مشرقی یورپ خاص طور پر قابل ذکر ہے) میں اور مغربی ایشیا کے ان ممالک میں جہاں ابھی تک شاہنشاہیت باقی ہے جو مسلسل کرب پایا جاتا ہے بخوبی درک کیا جاسکتا ہے۔

موصوف مشرق کی محروم اقوام کو تاکید کے ساتھ باربار بتا چکے ہیں کہ وہ خود کفالت کے اصول پر مضبوطی سے کاربند رہیں۔ ان میں انہوں نے یہ احساس بھی بیدار کیا کہ وہ دیگر اقوام کے مقابل کسی بھی حیثیت سے کم تر نہیں۔ اسی ضمن میں دوسری مرتبہ حضرت امام خمینی نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا تھا کہ: مشرقی اقوام اس وقت استقلال جیسی نعمت سے بہرہ مند نہیں ہوسکتیں جب تک کہ وہ

اس حقیقت کو درک نہ کرلیں کہ مشرق جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے دنیا کے دیگر تمام مناطق کی طرح ایک مکمل منطقہ ہے اور یہاں جو قومیں آباد ہیں وہ کسی بھی لحاظ سے دیگر اقوام کے مقابل کمتر نہیں ۔ موصوف کو یہ یقین کامل تھا کہ اگر اقوام مشرق کو کام کرنے کا موقع دیا جائے تو اقوام اپنی حالت کو سدھارنے میں ناکام رہتی ہیں ۔

آیت اللہ خمینی نے تمام مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنی اسلامی شخصیت کو برقرار رکھیں اور استقلال کے لئے کوشاں رہیں ۔ موصوف نے عامۃ مسلمین سے کہا تھا : میرے مسلمان بھائیو اور مسلم بہنو ! تم اس حقیقت سے بخوبی باخبر ہو کہ مغرب و مشرق

میرے مسلمان بھائیو اور مسلم بہنو! تم اس حقیقت سے بخوبی باخبر ہو کہ مغرب ومشرق کی فوق القوی SUPER POWERS اقوام ہمیں مادی اور معنوی اعتبار سے تباہ کر رہی ہیں۔

کی فوق القوی (SUPER POWERS) اقوام ہمیں مادّی اور معنوی اعتبار سے تباہ کر رہی ہیں ۔ انہوں نے ہمیں اس حال کو پہنچا دیا ہے کہ ہم مجبور ہیں کہ افلاس کی زندگی بسر کریں ۔ یہ اقوام چاہتی ہیں کہ ہم سیاسی ، اقتصادی ، ثقافتی اور فوجی اعتبار سے انہی کے محتاج و دست نگر رہیں ۔ تمہیں اب بیدار ہوجانا چاہئے ۔ اور اپنی اسلامی حیثیت ، شخصیت کو برقرار رکھنا چاہئے ۔ تمہیں باخبر رہنا چاہئے اور اپنی ذہانت سے اس حقیقت کو درک کر لینا چاہئے کہ استعمار پسند طاقتیں ، حکومتیں اور دنیا پر مسلّط رہنے والی اقوام بین الاقوامی سطح پر یہ ناپاک منصوبے تیار کرتی رہتی ہیں کہ کس طرح پوری دنیا پر اپنا اقتدار قائم رکھیں ۔ اور ان تمام سازشوں کو فروغ امریکہ جیسے استعمار پسند ملک میں دیا جاتا ہے ۔

محکم بنیادوں پر استوار ترقی اور پر اثر ہمہ جہت تبدیلی کے لئے باہمی اتحاد لازم ہے ۔ اس ضمن میں حضرت آیت اللہ خمینی کا یہ مشورہ فی الحقیقت بجا تھا کہ وہ مسلمان جو آئندہ چند سال بعد نئی صدی سے گذریں گے اور جنہوں نے اب تک ناقابل برداشت مصائب و آلام کا مقابلہ کیا ہے ۔ جنہیں شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں تباہی ، بربادی ، جرائم و مشکلات کے علاوہ کچھ

اس منطقے کے بہت سے ممالک میں مثبت تبدیلیاں وقوع پذیر ہو سکتی ہیں ۔ اس امید افزا تصوّر کو موصوف نے پیش نظر رکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ افریقی ، ایشیائی اور ان دیگر ممالک کو جو اس وقت کسی استعماری طاقت کے زیر تسلّط ہیں جان لینا چاہئے کہ امریکہ جیسے دیگر وہ ممالک جو استعمار پسندی کی غرض سے باہمی سازش کئے ہوئے ہیں ، مشرق میں ایسی بدعنوانیوں کو فروغ دیتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کی

نہیں ملا ، سنجیدگی سے اتحاد باہمی کے متعلق غور کریں ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے معبود حقیقی سے مدد مانگیں نیز پابند احکام دین مبین اسلام رہیں ۔ کیونکہ ہمیں یہ بات فراموش نہ کردینی چاہئیے کہ ایسی کوئی بھی طاقت جس کا تعلق احکام الٰہی اور انسانی اصول سے نہیں ، وہ گمراہی کی طرف لے جائے گی اور انسانی ذہنوں کو پراگندہ کئے رہے گی ۔ اسی ضمن میں حضرت آیت اللہ خمینی نے مزید فرمایا تھا کہ اسلامی جمہوریہ اس امر کی متقاضی ہے کہ وہ کل عالم پر یہ واضح کردے کہ اسلام اخوّت ،مساوات اور اتحاد کے اصول پر قائم ہے ۔ اور مسلمین مجموعی طور پر ایک امّت ہیں ۔ چنانچہ اقوام عالم تک ہم اپنا یہ پیغام پہنچا دینا چاہتے ہیں کہ دین اسلام کے علاوہ ایسا کوئی مذہب نہیں جو اخوّت ، مساوات اور اتحاد پر مبنی ہو۔ اس دین میں کسی شخص کو دوسرے پر فوقیت نہیں ۔ اور اگر کوئی شخص دوسرے پر برتری حاصل کرنا چاہے تو صرف اوصاف حمیدہ ، زہد و تقویٰ نیز پابندی صوم و صلوٰۃ سے ہی حاصل کر سکتا ہے ۔ عدل ومساوات پر زور دیتے ہوئے موصوف نے فرمایا تھا کہ اسلام کسی خصوصی گروہ کی فوقیت و برتری کا قائل نہیں ۔ مگر متقی و پرہیزگار ، دانشور طبقہ اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے ۔ اور معنوی اعتبار سے اسلام میں وہ خاص عزت و احترام اس طبقے کو اس بنا پر دیا گیا ہے کہ اسلام میں انسانیت کا مقام انتہائی بلند ہے ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو انسانیت اور اچھے انسانوں کی قدر کرتا ہے انسانوں میں انسانیت جیسی خوبی علم اور زہد و تقویٰ کے ذریعے ہی آسکتی ہے ۔ اگر کوئی شخص عالم ہونے کے ساتھ متقی و پرہیزگار بھی ہے تو اس کا مقام عام انسانوں سے انتہائی بلند ہوتا ہے ۔ اس کے برعکس ایک شخص خواہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو مگر اس میں زہد و تقویٰ جیسے اوصاف حمیدہ نہیں تو اسلام کی نظروں میں اس کی کوئی وقعت نہیں ۔ حضرت امام خمینی نے اپنی قوم کے افراد سے تاکید کے ساتھ یہ بات کہی تھی کہ ایسے اصول و ضوابط سے گریز کریں جو عدل و مساوات پر مبنی نہ ہوں ۔ اس بنا پر ہمارے بازار ایسے اسلامی بازار ہونے چاہئیں جن میں کثافت و ریاکاری کا شائبہ تک نہ ہو۔ اس وقت جتنے بھی دفاتر ، ادارے اور وزارت خانے سرگرم عمل ہیں اور آئندہ جو افراد ان میں مختلف عہدوں پر فائز ہوں گے ان میں یہ بات جان لینی چاہئیے کہ ان کے تمام قواعد و قوانین اصول دین اسلام پر ہی مبنی ہوں ۔ ایک مرتبہ کسی تولیدی کارخانے (FACTORY)کے مالکین حضرت آیت اللہ خمینی سے ملاقات کرنے کی غرض سے گئے ۔ موصوف نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنی اصلاح کریں ۔ اسی ضمن میں موصوف نے فرمایا کہ آپ لوگ یکجا جمع ہوکر اس موضوع پر بحث و گفتگو کریں کہ آپ کے کارخانے کے ملازمین کو رہایشی مکانات مہیا کرنے کے لئے کتنا سرمایہ درکار ہوگا۔ آپ یہ سرمایہ فراہم کر کے ان کے لئے مکانات تعمیر کریں تاکہ وہ بہتر زندگی بسر کرسکیں ۔ اگر آپ نے انہیں یہ سہولتیں مہیّا نہ کیں، تو عین ممکن ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کو معاف کردے مگر یہ مذدور کاریگر آپ کو معاف نہ کریں گے ۔ وہ آپ کے خلاف بغاوت کریں گے اور اگر ایک دفعہ وہ باغی ہوگئے تو پھر کوئی طاقت نہیں جو ان پر قابو پاسکے ۔ موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ کاریگروں کی فلاح و بہبود کی خاطر ان کے اجتماعی

حقوق کا تحفظ ہونا چاہئے ۔ اور اگر ان کو جائز حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے تو انہیں یہ حق ہوگا کہ وہ کام سے دست کش ہوجائیں ۔ اس ضرب المثل کے مصداق کہ پرہیز علاج سے کہیں بہتر ہے حضرت امام خمینی نے مالکین کارخانجات سے فرمایا کہ وہ اپنے کارخانوں کے کاریگروں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھیں ۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مالکین کارخانجات اور کاریگر و مزدور طبقے سے یہ وعدہ کیا کہ ایران کی اسلامی حکومت انشاءاللہ تعالیٰ ان کے لئے کام فراہم کرے گی ۔ اسلام کے زیر پرچم وہ آبرو مندانہ زندگی بسر کریں گے ۔ موجودہ حکومت ان کے لئے رہائشی مکانات تیار کرے گی ۔ کیونکہ اسلام ہی ایسا دین ہے جو دیگر مذاہب کے مقابل غریب و نادار لوگوں کی بیشتر حمایت و پاسداری کرتا ہے ۔

لیکن اس کے ساتھ ہی جو لوگ کسی کاروبار میں اپنا سرمایہ لگاتے ہیں تو وہ اقتصادی فعالیت (ACTIVITY)کی جدّو جہد میں اس امر کے لئے بھی کوشاں رہتے ہیں کہ انہیں یہ یقین دلایا جائے کہ زیادہ سے زیادہ نفع کمانے کی راہ میں کوئی دشواری مانع نہ ہو

اسلام ہی ایسا دین ہے جو دیگر مذاہب کے مقابل غریب و نادار لوگوں کی بیشتر حمایت و پاسداری کرتا ہے ۔

(جہاں کہیں اقتصادی زندگی اعتدال پر سرگرم عمل رہتی ہے وہاں کے معاشرے میں ایسے کاروباری مقابلے عموماً ہوا کرتے ہیں)

حضرت آیت اللہ خمینی نے اپنی وصیّت میں مرقوم فرمایا تھا کہ : مجھے اراکین مجلس (ایرانی پارلیمنٹ) ، محافظین انجمن مشاورت ، حکومت ، صدر جمہوریہ اور عدالت عالیہ کے منصفین سے آخری بات یہی کہنی ہے کہ وہ تمام امور میں احکام الٰہی کی پیروی کریں ۔ سرمایہ دار ممالک کی بے بنیاد تباہ کن تشہیر اور اشتراکیوں کی بے راہ روی سے گریز نیز ان کے چنگل سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں ۔ جائز و مشروع اس نجی مالکیت و سرمایہ کاری کو جو شریعت کی شرائط و حدود میں ہو منظور کریں اور اسے قابل احترام سمجھیں اور جن سرمایہ داروں کو قابل اعتماد سمجھتے ہوئے قبول کریں ، انہیں یقین دلائیں کہ اگر وہ ان اصولوں پر کاربند رہیں گے تو ان کا سرمایہ پیداواری فعالیتّوں میں لگایا جائےگا تاکہ ملک میں سنگین صنعت کو فروغ دے کر ملک اور حکومت کو خودکفیل بنایا جاسکے ۔ آخر میں میں دولتمند افراد اور ان لوگوں سے جنہوں نے احکام شریعت کے مطابق سرمایہ حاصل کیا ہے یہی کہوں گا کہ وہ اپنے سرمایہ کو جائز اور قابل کاشت آراضی ، تولیدی کارخانجات نیز دیہی صنعت جیسی صحتمندانہ اقتصادی تشکیلات میں لگائیں کیوں کہ اس قسم کی تشکیلات میں سرمایہ لگانا عمل صالح کے علاوہ اعلیٰ درجے کی عبادت بھی ہے ۔

جملۂ پرسشی

پرسش تاکیدی ۔ حذف

جملۂ پرسشی غالباً محتاج جواب ہوتا ہے ۔ یعنی جو کوئی اس جملہ کو ادا کرتا ہے ، وہ منتظر ہوتا ہے کہ اسکا شنونده اسکو کوئی جواب دے :۔

کجا می روی ؟ ۔ به خانه می روم ۔

چه می خوانی ؟۔ شاہنامه می خوانم ۔

از بیژن چه خبر داری ؟ به اصفهان رفته است ۔

لیکن گاہے گوینده کا مقصد جواب پوچھنا نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ جملۂ کا جواب خود جانتا ہے ۔ سوال کی صورت میں جملہ بیان کرنے سے اسکا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اسکے معنی و مطلب کو واضح تر اور بیشتر تاکید کے ساتھ شنونده کے ذہن نشیں کر دے ۔

اس شعر میں :

گر من آلوده دامنم چه زیان ؟
همه عالم گواه عصمت اوست

" چه زیان " کا مطلب یہاں "کیا گناه ؟" نہیں ہوگا بلکہ اسکے معنی "زیان ندارد" ہے ۔

کلمات "مگر" اور "ہیچ" جو کہ جملہ پرسشی کے شروع میں آتے ہیں انمیں جملہ کی شکل تو سوالیہ ہوتی ہے مگر گوینده کا مقصد " جواب " بیان کرنا ہوتا ہے اور اسمیں تاکید بھی ہوتی ہے ۔

مگر نمی بینی ؟ یعنی (البتہ) می بینی ۔

مگر آدمی نبودی ؟ یعنی (یقین است که) آدمی بودی ۔

مگر فقیرم ؟ یعنی (همه می دانند که) فقیر نیستم ۔

ہیچ خبر داری ؟ یعنی (بی شک) خبر نداری ۔

ہیچ از خدا نمی ترسی ؟ (البتہ) می ترسی یا ۔ (البتہ) باید بترسی ۔

ایسے سوالیہ جملے جنمیں گوینده ۔ سننے والے کے جواب کا منتظر نہیں ہوتا بلکہ یہ چاہتا ہے

که اپنے منشاء و مقصد کو به تاکید شنونده تک پہنچادے، اس جمله کو "پرسش تاکیدی" کہتے ہیں۔

ان پرسشی جملوں کی مکمل صورت اس طرح ہے۔

۱. دیروز ساعت پنج (باکه) به کتابخانه رفتی؟

جمله پرسشی غالباً جواب کی احتیاج رکھتا ہے۔
ہر گاه گوینده اور شنونده کے نزدیک جواب آشکار ہو تو گوینده کا مقصد جواب دریافت کرنا نہیں ہوتا بلکه اسکا مقصد تاکید مفہومی ہوتا ہے که جواب میں یه کہا جاسکتا ہے۔
اس طرح کے جملوں کو "پرسش تاکیدی" کہتے ہیں۔

پرسشی جملے جو که گفتگو میں ضمناً آ جاتے ہیں غالبا وه محذوف اقسام کے دائرے میں آتے ہیں۔ اس قسم کے جملوں میں جو بات بیان کی جاتی ہے وه گوینده کے خیال میں محتاج توضیح و تصریح ہوتی ہے:

۱. دیروز ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتم۔
- باکه؟
۲. دیروز ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتم۔
- کی؟
۳. دیروز ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتم۔
. به کجا؟
٤. دیروز ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتم۔
. چه ساعتی؟

۲. (چه روزی) ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتی؟
۳. دیروز ساعت پنج باحسن (به کجا) رفتی؟
٤. دیروز (چه ساعتی) باحسن به کتابخانه رفتی؟

چنانچه تمام کلمات و عبارات پرسشی اس جمله کی جانشین شمار کی جاتی ہیں که جسکے دیگر اجزاء و اقسام به سبب وجود قرینه حذف کردئے گئے ہیں۔ جب ایسا قرینه ہوتا ہے تو اس لحاظ سے که شنونده یا خواننده اُن کلمات کو خود پیدا کرلیگا جنکا ذکر نہیں کیا گیا — تو جمله میں انکو بیان کرنے کی احتیاج نہیں ہوتی:

یه اشعار معروف شاعر "فرخی سیستانی" کے قصیده سے ماخوذ ہیں ان پر غور کیجئے:

چون زرشدند رزان۔
از چه؟ از نہیب خزان۔
به کینه گشت خزان۔
باکه؟ باستاک رزان۔
ہواگست۔ گست از چه؟
بر گست ازابر۔
زچیست ابر؟ ندانی تو؟
از بخار و دخان۔
گزنده گشت۔ چه چیز؟
آب۔ چون چه؟ چون کژدم۔
خلنده گشت ہمی باد۔
چون چه؟ چون پیکان۔

اگر مذکوره بالا اشعار کو کامل جملوں کی شکل میں پڑھنا چاہیں تو انکی صورت اس طرح ہوگی۔ بالفاظ دیگران اشعار میں جو چیزیں بیان نہیں کی گئیں اور خواننده از روی قرینه انکو پیدا کر سکتا ہے — وه مندرجه ذیل ہیں:

- رزان چو زر شدند۔
- از چه (رزان چو زر شدند؟)
- (رزان) از نہیب خزان (چو زر شدند)
- خزان به کینه گشت۔
- (خزان) باکه (به کینه گشت)؟
- (خزان) باستاک رزان (به کینه گشت)
- ہوا گست۔
- (ہوا) از چه (گست)؟
- (ہوا) ازابر بر گست۔

(باقی ص۲۳ پر)

یومِ علم

پیغمبر اسلام کا ارشادِ گرامی ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ

یعنی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان اور تمام دوسری مخلوقات کے درمیان کیا فرق ہے کہ خدا وند عالم نے اسے اشرف المخلوقات کہا ہے اور اس کی تخلیق پر فخر و مباہات بھی کرتا ہے ؟ آخر اس نے ملائکہ سے یہ کیوں کہا کہ وہ آدم کا سجدہ کریں ؟ آخر کیا وجہ ہے کہ جس بار امانت کو اٹھانے سے پہاڑ اور دریا عاجز تھے خداوند عالم نے اسے انسان کے سپرد کر دیا ؟ خالق کائنات سے انسان کی قربت و نزدیکی کا سبب کیا ہے اور دنیا و آخرت میں انسان کی کامیابی اور مختلف اقوام عالم کی ترقی کا راز کیا ہے ؟

اگر ان سوالات کے جواب میں یہ کہا جائے کہ یہ سب علم کا کرشمہ ہے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا . درحقیقت انسانی سعادت و خوشبختی میں علم کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اسی وجہ سے پیغمبر اسلام تمام مسلمانوں پر حصول علم کو واجب قرار دیتے ہیں . درحقیقت انسانیت کی صراط مستقیم پر گامزن ہر وہ مسلمان جو الٰہی اصول و قوانین کے سایہ میں زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور حیات جاوید کی دولت سے مالا مال ہونا چاہتا ہے اسے علم حاصل کرنا چاہئے کیونکہ انسان ہونے کیلئے اور انسانیت کی عظمت و سربلندی حاصل کرنے کے لئے علم حاصل کرنا لازمی ہے لیکن علم کا ہونا بھی ضروری ہے -

اقرأباسم ربك الذی خلق *

علم کا مقصود خدا وند عالم کو قرار دینا چاہئے تاکہ وہ عالم کو خداوند عالم کی طرف راغب کرسکے اور اگر ایسا نہ ہوا تو علم حجابِ اکبر کی شکل اختیار کر لیتا ہے اسی وجہ سے اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ علم و عمل و تعلیم کے ساتھ پاکیزگیٔ کا ہونا ضروری ہے لیکن عمل صالح اور پاکیزگیٔ نفس کی بنیادی شرط علم ہے بلکہ یہ کہنامناسب ہوگا کہ علم تمام چیزوں کا مقدمہ و پیش لفظ ہے .

اسمیں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں انسانوں منجملہ مسلمانوں کی تمام بد بختی و پسماندگی کا بنیادی

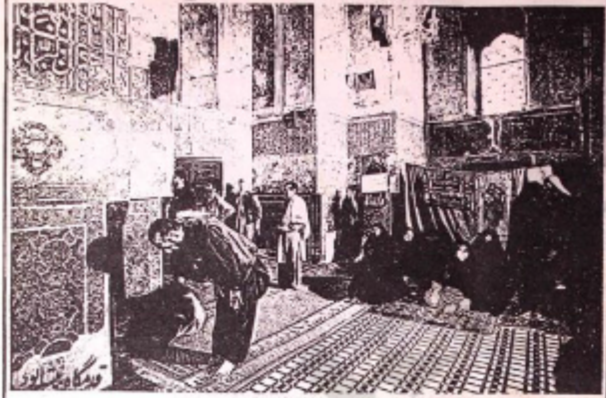

سبب ان کی جہالت ہے۔ لہذا یہ صاحبان علم کا فریضہ ہے کہ جاہل اور غیر پڑھے لکھے لوگوں کو علم کی دولت سے مالامال کرنے کیلئے آگے بڑھیں اور انہیں بھی صاحب علم بنانے کی زحمت گوارا کریں اور ۸ / ستمبر یعنی جہالت کے خلاف عالمی جہاد کا دن ہر سال علمی تحریک کی ابتداء کیلئے ایک مبارک دن ثابت ہو سکتا ہے۔

بقیہ: سرزمین ایران

نیشاپور کے اہم تاریخی مقامات:

اس قصبے کی مندرجہ ذیل عمارات قابل ذکر ہیں:۔

۱۔ درگاہ امام زادہ محروق (محمد بن زید بن علی بن الحسین)۔

۲۔ مشہور و معروف فلسفی و ریاضی داں شاعر حکیم عمر خیام کا مقبرہ جو امام زادہ محروق کی درگاہ کے نواح میں واقع ہے۔

۳۔ نیشاپور کی جامع مسجد جو صفویہ کے نام سے معروف ہے۔

٤۔ شیخ فریدالدین عطار کا مقبرہ: یہ مشہور صوفی شاعر تھے۔ ان کے مزار پر گنبد عہد تیموری میں امیرعلی شیرنوائی نے تعمیر کرایا تھا۔

۵۔ کمال الملک کا مقبرہ:۔ یہ شخص عہد حاضر میں ایران کا سب سے زیادہ نامی مصوّر گزرا ہے اس نے اپنے موئے قلم کے زور سے عہد قدیم کی فنّی روایات اور اسلوب نقّاشی کو زندہ کیا۔

٦۔ روضۂ قدمگاہ:۔ یہ عمارت نیشاپور سے ۲۰ / کلومیٹر دور اس راہ عامّہ پر واقع ہے جو اس قصبے کو مشہد سے متصل کرتی ہے۔

۷۔ کاروانسرائے نیشاپور: صفوی عہد کی یادگار ہے۔

روئی، کتیرا، مختلف قسم کے پھل، اناج اور میوے یہاں کی خاص پیداوار ہیں۔ فیروزے کی کانیں بھی اس قصبے میں بکثرت موجود ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ فیروزۂ نیشاپور کو دور دور تک شہرت حاصل ہے۔

صوبہ خراسان کے دیگر قصبات میں قوچان، گناباد، کاشمر، قاینات، فردوس، طبس، شیروان، درگز، تربت جام اور قاپیاد بھی یہاں قابل ذکر مقامات ہیں۔

عالمی یوم صلح

یکم ستمبر یعنی دوسری جنگ عظیم کی شروعات کی سالگرہ کو عالمی یوم صلح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ یہ بات اس قول کی مصداق ہے کہ اشیاء اور مفاہیم کو ان کی ضد کی ساتھ مقابلہ کرکے زیادہ بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے اور اس سے اس حقیقت کی نشاندہی بھی ہوجاتی ہے کہ طولانی جنگوں کے دوران ہزاروں لاکھوں باصلاحیت افراد سے محروم ہونے کے بعد دنیای بشریت کو یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ جنگ مسائل و مشکلات کا حل نہیں بن سکتی ہے ۔

اگست ۱۹۴۵ء میں مہلک اور تباہ کن ایٹمی اسلحوں کے ساتھ دنیای بشریت کے سامنے ایک نیا باب کھل گیاہے اور ساری دنیا میں غیر معمولی خوف و ہراس پھیل گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ اب دنیا میں ایک پائیداری کے قیام کی کوئی صورت باقی نہیں رہ گئی ہے اور ایٹمی طاقتوں کے فوجی استعمال کے نتیجے میں دنیا میں زندگی نام کی کوئی چیز باقی رہنے والی نہیں ہے لیکن اگر ان ایٹمی طاقتوں کا استعمال پر امن مقاصد کیلئے کیا جائے تو یہ انسانی زندگی کیلئے ایک بیش قیمت نعمت کی شکل اختیار کر سکتی ہیں ۔

عصر حاضر میں سرد جنگ کے وحشتناک مراحل کے خاتمہ کے بعد موجودہ دنیا صلح و سلامتی اور اقوام عالم کے درمیان باہمی تعاون و ہمکاری کی راہ پر گامزن دکھائی دیتی ہے اور اس راہ میں موجود نشیب و فراز سے گزر رہی ہے لیکن عالمی صلح و سلامتی کی اس کوشش میں اگر دنیا کے طاقتور اور دولتمند ممالک نے تیسری دنیاکے ملکوں کو نظر انداز کیا تو موجودہ دہائی اور آئندہ دہائیوں میں دنیا کے ترقی یافتہ اور ترقی پزیر و پسماندہ ممالک کے درمیان عدم مساوات اور سیاسی و اقتصادی و سماجی امتیازات کا بازار گرم ہوجائگا ۔

بنی نوع انسان کی درمیان تعاون اور ہمبستگی اور جوہر انسانیت میں تمام لوگوں کا شریک ہونا وہ موضوعات ہیں جو عرصۂ دراز سے فلاسفہ اور انسان دوستوں کیلئے

الہام بخش رہے ہیں اور عرصہ دراز سے عظیم اخلاقی اقدارکی سر بلندی کی سفارش کاسلسلہ جاری ہے اور بنی نوع انسان کو اعلیٰ انسانی اور اخلاقی قدروں کی پیروی کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے سر دست یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کرام کو شیخ سعدی کی مندرجہ ذیل رباعی کی طرف متوجہ کیا جائے جسمیں انھوں نے انسان دوستی اور انسانی سرگرمیوں میں تمام لوگوں کے تعاون کی طرف متوجہ کیا ہے۔

بنی آدم اعضای یک دیگرند
که در آفرینش ز یک گوهرند
چو عضوی بدرد آورد روزگار
دیگر عضوها را نماند قرار

یعنی بنی نوع آدم ایک انسانی پیکر کے مختلف اعضا کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی تخلیق ایک ہی جوہر سے ہوئی ہے اگر زمانہ کی سختیوں کیوجہ سے جسم کے ایک حصہ میں درد پیدا ہوتا ہے تو دوسرے اعضاء بدن بھی بیحد مضطرب و بیقرار ہوجاتے ہیں۔

بقیہ: صحیح جوابات

۱۰ ۔ شہر تہران میں ایک پہاڑی پر ۔ یہ پہاڑی "کوہ بی بی شہر بانو" کے نام سے معروف ہے۔

۱۱ ۔ تہران میں بہشت زہرا قبرستان میں ۔ تاریخ وفات ۳ / جون ۱۹۸۹ء تاریخ تدفین ٦ / جون ۱۹۸۹ء ۔

۱۲ ۔ امسال ایک لاکھ سترہ ہزار ایرانی حضرات نے فریضہ حج ادا کیا ۔ برات از مشرکین مظاہرہ ۵ / ذی الحجہ مطابق ۱۸ / جون منعقد کیا گیا ۔

۱۳ ۔ ہندستان کے دستور اساسی میں مندرجہ ذیل بنیادی حقوق کی گارنٹی دی گئی ہے !

۱ ۔ حق مساوات ۲ ۔ حق آزادی ۳ ۔ مذہبی آزادی کا حق
٤ ۔ ترقی و تحفظِ ثقافت و تعلیم کا حق ۵ ۔ حق سرمایہ کاری
٦ ۔ استحصال کے خلاف عدالتی تحفظ حاصل کرنے کا حق ۔

١٤ ۔ صوبہ یو ۔ پی کے ضلع بجنور میں واقع موضع جوگی پورہ کے نزدیک ایک جگہ کو نجف ہند کہتے ہیں ۔ بتایا جاتا ہے کہ امیرالمومنین (ع) یہاں سید راجو کی مدد کیلئے بہ اعجاز ظاہر ہوئے تھے ۔

بقیہ: فارسی سیکھو

۔ ابر از چیست ؟
۔ ندانی تو (ابرز چیست) ؟
۔ (ابر) از بخار و دخان (است)
۔ .... گزندہ گشت ۔
۔ چہ چیز (گزندہ گشت) ؟
۔ آب (گزندہ گشت) ۔
۔ (آب) چون چہ (گزندہ گشت) ؟
۔ (آب) چون کژدم (گزندہ گشت)
۔ بادہمی خلندہ گشت ۔
۔ (باد) چون چہ (خلندہ گشت) ؟
۔ (باد) چون پیکان (خلندہ گشت)

بقیہ: کشکول

میں تجھ پر غالب ہوا اور آج تو مجھ پر غالب ہے ؟

ابلیس نے کہا۔ پہلے دن تونے خداوند عالم کے لئے کلہاڑا اٹھایا تھا اس وجہ سے خداوند عالم نے تجھے مجھ پر غالب کردیا تھا۔ جو شخص خلوص کے ساتھ خداوند عالم کے لئے کام کرتا ہے اس پر میں غلبہ نہیں حاصل کرسکتا ہوں لیکن آج تونے دنیا کی لالچ میں درخت کی بیخ کنی کا فیصلہ کیا تھا اور اپنے نفس کا غلام ہوگیا تھا۔ اس لئے تو مجھ پر غالب نہیں ہوسکا۔

از جعفر سبحانی (حوزہ علمیہ قم)

زندگانی پیغمبر اسلام (ص)

نمائندہ قریش دربار حبشہ میں

جیسے ہی مکہ کے سرداروں کو مسلمانوں کی آزادی و خوشحالی کی اطلاع ملی ان کے دلمیں کینہ کی آگ بھڑک اٹھی اور وہ حبشہ میں مسلمانوں کے اثر و رسوخ کے خیال سے بے حد پریشان ہوگئے کیونکہ سرزمین حبشہ مسلمانوں کیلئے ایک مضبوط چھاونی بن گئی تھی اور ان لوگوں کو اس بات کا زبردست خطرہ تھا کہ کہیں مسلمان مہاجرین حاکم حبشہ نجاشی کے دربار میں اپنا اثر و رسوخ اس حد تک نہ بڑھا لیں کہ نجاشی اسلام کی طرف راغب ہوجائے اور آخر میں ایک مسلح لشکر کے ذریعہ جزیرۃ العرب سے بت پرست حکومت کا خاتمہ ہوجائے۔

"دارالندوہ" کے سردار ایک بار پھر جمع ہوئے اور سب لوگوں نے متفقہ طور پر یہ طے کیا کہ دربار حبشہ میں اپنے کچھ نمائندے بھیجے جائیں اور حبشہ کے بادشاہ و وزیروں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے انہیں مناسب تحفے بھی روانہ کئے جائیں تاکہ شاہ حبشہ کے دل میں ان لوگوں کے لئے جگہ بن جائے اور اس کے بعد وہ مسلمان مہاجرین پر نادانی اور شریعت سازی کا الزام لگاسکیں۔ اپنے منصوبے اور بہتر اور زیادہ سے زیادہ موثر و کارآمد بنانے کیلئے ان لوگوں نے اپنے درمیان سے دو انتہائی تجربہ کار حیلہ گروں کا انتخاب کیا۔ ان میں سے ایک بعد میں میدان سیاست کا ماہر کھلاڑی نکلا۔ اس موقع پر قرعہ "عمروبن عاص" اور "عبداللہ بن ربیعہ" کے نام نکلا۔ صدر "دارالندوہ" نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ بادشاہ حبشہ سے ملاقات کرنے سے پہلے وہ لوگ اس ملک کے وزیروں تک اپنا تحفہ وغیرہ پہنچادیں اور ان سے پہلے ہی ساری گفتگو کرلیں تاکہ وہ لوگ ان کے طرفدار بن جائیں اور بادشاہ سے ملاقات کے دوران وہ لوگ تمہاری بات کی تصدیق کردیں۔ بہرحال اس ہدایت کے ساتھ وہ دونوں لوگ حبشہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

حبشہ کے وزیروں نے قریش کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ ان لوگون نے وزیروں کی خدمت میں مخصوص

تحائف پیش کرنے کے بعد کہا۔ ہمارے کچھ نوجوانوں نے اپنے آباء و اجداد کی راہ و روش سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے اور ان لوگوں نے ہمارے اور آپلوگوں کے مذہب کے خلاف ایک نیا مذہب اختیار کرلیا ہے ۔ اس وقت یہ لوگ آپکے ملک میں زندگی بسر کررہے ہیں ۔ سرداران قریش نے بادشاہ حبشہ کی خدمت میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ ان لوگوں کو جلد از جلد اپنے ملک سے باہر نکال دیں ۔ پس اس سلسلے میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ بادشاہ کے حضور میں باریابی کے سلسلے میں کابینہ ہماری حمایت کرے ۔ چونکہ ہملوگ اپنے نوجوانوں کے عیوب سے بہتر واقف ہیں ، اس لئے مناسب یہ ہے کہ اس سلسلے میں ان لوگوں سے کوئی گفتگو نہ کی جائے اور بادشاہ حبشہ ان لوگوں سی ملاقات نہ کرے !

****

بادشاہ حبشہ کے لالچی اور کوتاہ بیں حاشیہ برداروں نے ان کی ہرممکن حمایت کا وعدہ کرلیا۔ دوسرے ہی دن قریش کے نمائندوں کو بادشاہ حبشہ کے دربار میں باریابی حاصل ہوگئی ۔ اس کی خدمت میں ادب و احترام اور مخصوص تحفے پیش کرنے کے بعد ان لوگوں نے دربار میں قریش کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھا۔

محترم بادشاہ حبشہ ! ہمارے کچھ بلکے دماغ نوجوانوں نے اپنے اسلاف کی راہ و روش سے علحدگی اختیار کرلی ہے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان لوگوں نے ایک ایسے نئے مذہب کی تبلیغ شروع کردی ہے جو نہ حبشہ کے سرکاری مذہب کے مطابق ہے اور نہ ان کے اسلاف کے دین سے میل کھاتا ہے ۔ نوجوانوں کی یہ جماعت حال ہی میں آپ کے ملک میں پناہ گزیں ہوگئی ہے اور یہ لوگ اس ملک کی آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ ان کی قوم کے بزرگ بادشاہ سلامت کی خدمت میں یہ استدعا کرتے ہیں کہ آپ ان نوجوانوں کو اپنے ملک سے باہر نکال دینے کا حکم صادر کردیں تاکہ یہ لوگ اپنے ملک واپس چلے جائیں......

جیسے ہی قریش کے نمائندوں نے اپنی بات ختم کی بادشاہ کے قریب بیٹھے ہوئے وزیروں نے ان کی حمایت میں تقریریں شروع کردیں اور کہنے لگے کہ ہملوگ ان نمائندوں کے بیان کی تصدیق و حمایت کرتے ہیں لیکن حبشہ کے دانشمند اور انصاف پسند بادشاہ کے چہرے پر غیض و غضب کے آثار نمایاں ہوگئے ۔ اس نے اپنے وزیروں اور مصاحبوں کے خیال کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ یہ کام ہرگز ممکن نہیں ہے ۔ میں اپنے ملک میں پناہ لینے والوں کو مکمل تحقیق کے بغیر ان دو آدمیوں کے حوالے نہ کروں گا۔ ان پناہ گزیں افراد کے سلسلے میں پوری تحقیق کی جائے اور مکمل چھان بین کے بعد اگر ان دو آدمیوں کی بات سچی نکلی تب ہی ان پناہ گزینوں کو ان کے ملک بھیجاجائے گا۔ اور اگر ان لوگوں کے بارے میں ان نمائندوں کی بات درست نہ ثابت ہوئی تو میں انہیں ملک سے باہر نکالنے کے بجائے ان کی زیادہ سے زیادہ حمایت کروں گا۔

> ہمارے کچھ نوجوانوں نے اپنے آبا، واجداد کی راہ وروش سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے اوران لوگوں نے ہمارے اور آپلوگوں کے مذہب کے خلاف ایک نیا مذہب اختیار کرلیاہے۔ اس وقت یہ لوگ آپکے ملک میں زندگی بسر کررہے ہیں۔

نعت سرورِ کائنات

صحن عالم میں جب اک جان بہاراں جاگا
سبزہ و غنچہ وگل جاگے، گلستاں جاگا

لے کے انگڑائی اٹھے نخل سنور جانے کو
وادی و کوہ و دمن جاگے بیاباں جاگ

مرغزاروں میں ہرن جاگے کلیلیں کرنے
شاخ گل جھوم اٹھی مرغ خوش الحاں جاگ

عرش سے فرش پہ کرنے کو نزول اجلال
نازش کون و مکاں فخر رسولاں جاگ

کون محروم رہا تیری ضیاء پاشی سے
آمد احمد مختار سے انساں جاگ

جاگنے والے مگر سوگئے رفتہ رفتہ
کفر کی گود میں سویا ہوا ناداں جاگ

تفرقے پڑگئے وحدت کے پرستاروں میں
متحد ہوکے ہر اک دشمن ایماں جاگ

غصب و غارتگری صیہونیوں نے اپنائی
شکل انساں کی بنائے ہوئے حیواں جاگ

سامریت کا اٹھائے ہوئے پرچم صدّام
خواب ابلیس سے اک پیرو شیطاں جاگ

کفر و الحاد کے ناپاک عزائم دیکھے
حیف، صدحیف نہ پھر بھی عربستاں جاگ

موت کی نیند میں یہ نوم بدل جائیگا
خواب غفلت سے جواب بھی نہ مسلماں جاگ

یاد جب آئی تری ساز دل و جاں جاگا
نام جب تیرا لیا زیست کا عنواں جاگ

کام بن جانے کے ہونے لگے پہلو روشن
بگڑی تقدیر سنور جانے کا امکاں جاگ

یا محمد کی صدا دے کے خمینی اٹھے
ان کی آوازپہ ہر عاشق یزداں جاگ

زلزلے آگئے دولت کے پرستاروں میں
یا علی کہہ کے غلام شہ مرداں جاگ

باندھ کر سر سے کفن مرد مجاہد نکلے
لوہا لینے کے لیے ظلم سے ایراں جاگ

عید میلاد نبی کا ہے تقاضہ باقرؔ
دھوم ہر سمت ہو عالم میں مسلماں جاگا

سید محمد باقرؔ طبا طبائی
۱۰۷/٤٤ احاطہ نواب صاحب کالپور [۲۰۸۰۰۱

نعت رسول اکرم (ص)

نور کا نگر ہے وہ نور ہی کی بستی ہے
رحمت خدا ہر دم جس جگہ برستی ہے
جستجو نے حق میں گم کائنات ہستی ہے
بادۂ محبت میں وہ سرور و مستی ہے
بے خبر نہیں آقا ہم سبھوں کی حالت سے
ہے پتہ انہیں سب کچھ ، کس پہ کیا گزرتی ہے
جو بھی خوش عقیدہ ہیں یہ یقین رکھتے ہیں
اختیار میں ان کے ارتقا و پستی ہے
سب انہیں کا صدقہ ہے سب انہیں کی بخشش ہے
آسماں منور ہے ، لالہ زار دھرتی ہے
فخر ہے مجھے آقا آپ کی غلامی پر
سروری وصّی صاحب میری فاقہ مستی ہے

ڈاکٹر وصّی مکرانی واجدی
بھانٹر سر ۔ ٦
ضلع ۔ سرلاہی (نیپال)

اتحاد بین المسلمین

ہر جگہ ہر سمت سے آئے صدائے اتحاد — اٹھ کھڑے ہوں شیعہ وسنّی برائے اتحاد
جس طرف جائیں تو پائیں دل جلوں کے تذکرے — جس طرف سے آئیں تو آئے صدائے اتحاد
دشمنوں کے سارے گل ہو جائیں گے روشن چراغ — تیز تر اتنی چلادیں ہم ہوائے اتحاد
کوئی سرکش پھر کبھی سر کو اٹھا سکتا نہیں — اوڑھ لیں اپنے سروں پر گر ردائے اتحاد
آبرو کے ساتھ اس دنیا میں رہنا ہے اگر — وقف کردیں زندگی اپنی برائے اتحاد
ہر مسلماں کو ضرورت ہے کہ وہ بعدِ نماز — قوم و ملّت کے لئے مانگے دعائے اتحاد
اپنی ہی تصویر ہر تصویر آئیگی نظر — کیجئے آئینۂ دل پر جلائے اتحاد
کاش ہر اک ملک کا ہر اک مسلمان بول اٹھے — جس طرح ایران اٹھا ہے برائے اتحاد
لگ رہی ہیں غیر ملکی طاقتیں اس فکر میں — ہونہ جائے ، ہونہ جائے ، ہونہ جائے اتحاد

آندھیاں بھی وقت کی معجز ہلاسکتی نہیں
دیکھ لینا جم گئے جب اپنے پائے اتحاد

معجّز سنبھلی
نوریو سرائے ۔ سنبھل (مرادآباد)

اس کے بعد شاہی دربار کا مخصوص افسر ان مسلمان مہاجرین کی تلاش میں نکل پڑا اور پہلے سے کسی اطلاع کے بغیر انہیں دربار میں حاضر کردیا۔ مہاجرین کی نمائندگی و ترجمانی کی ذمہ داری جعفر بن ابیطالب (ع) کے سپرد تھی ۔ بعض مسلمان مہاجرین اس بات سے رنجیدہ تھے کہ پتہ نہیں اس سلسلے میں نصرانی بادشاہ سے ان کے ترجمان کا انداز بیان کیسا ہو۔ ان لوگوں کی پریشانی دور کرنے کیلئے جعفر ابن ابیطالب (ع) نے کہا۔ میں نے اپنے ہادی و رہبر کی زبان سے جو کچھ سنا ہے وہی کہوں گا اور اس میں کسی طرح کی کمی یا زیادتی نہ کروں گا۔

عالم میں زندگی بسر کررہے تھے یہاں تک کہ ہملوگوں کے درمیان سے ایک پاکیزہ نفس و صادق القول شخص اٹھ کھڑا ہوا اور حکم خداوندی کے بموجب اس نے ہملوگوں کو توحید و یکتا پرستی کی دعوت دی اور بتوں کی عبادت کو مذموم و ملامت آمیز عمل قرار دیا۔ ہملوگوں کو امانت کی واپسی کا حکم دیا۔ فقط یہی نہیں بلکہ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہم نجاستوں سے پرہیز کریں ، اپنے عزیزوں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور ناجائز آمیزش و ملاوٹ ، جھوٹی شہادت ، یتیموں کے اموال کی لوٹ کھسوٹ اور عورتوں کو برے اعمال سے منسوب کرنے سے دور رہیں ۔

ہملوگوں کے درمیان سے ایک پاکیزہ نفس وصادق القول شخص اٹھ کھڑا ہوا اور حکم خداوندی کے بموجب اس نے ہملوگوں کو توحید و یکتا پرستی کی دعوت دی اور بتوں کی عبادت کو مذموم وملامت آمیز عمل قرار دیا۔

بادشاہ حبشہ نے جعفر بن ابیطالب (ع) کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ تم لوگوں نے اپنے بزرگوں کے مذہب سے دستبرداری کیوں اختیار کرلی ہے اور ایک ایسے نئے مذہب کی طرف کیوں مائل ہوگئے ہو جو نہ ہمارے دین سے مطابقت رکھتا ہے اور نہ تمہارے آبا و اجداد کے دین سے میل کھاتا ہے ۔؟

جعفر ابن ابیطالبؑ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ ہملوگ نادان اور بت پرست تھے اور مردہ خوری سے بھی پرہیز نہیں کرتے تھے بلکہ ہمیشہ برے کاموں میں لگے رہتے تھے ۔ ہماری نظر میں پڑوسی کا کوئی احترام نہ تھا اور ہم میں سے کمزور و پسماندہ افراد طاقتور لوگوں کے غلام تھے ۔ ایک لمبے عرصہ سے ہملوگ اسی

اس کے ساتھ ہی ساتھ ہملوگوں کو حکم دیا کہ ہم نماز پڑھیں ، روزہ رکھیں اور اپنی دولت و ثروت کا ٹیکس بھی ادا کریں ۔ ہم لوگ اس مرد الٰہی پر ایمان لائے اور خدای وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرنے لگے ۔ اس نے جس چیز کو حرام قرار دیا اس کو حرام اور جس چیز کو حلال کہا اس کو حلال سمجھا لیکن قریش ہماری مخالفت پر کمربستہ ہوگئے اور ہمیں دن و رات طرح طرح کی اذیت پہونچاتے ہوئے ہم سے دین حق سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم پھر سے پتھروں و پھولوں کی پرستش کریں ، فاسد و خباثت آمیز کام انجام دیں اور حق سے الگ ہوجائیں ہملوگوں نے ایک عرصہ تک ان لوگوں کے مظالم برداشت کئے یہاں تک کہ

ہملوگوں میں مزید صبر کی طاقت باقی نہ رہ گئی ۔ لہٰذا اپنے مذہب کی حفاظت کی خاطر اپنی دولت و ملکیت سے ہاتھ دھوکر سرزمین حبشہ میں پناہ لے رکھی ہے ۔ درحقیقت بادشاہ حبشہ کی انصاف پسندی نے ہملوگوں کو آہن رہا کی طرح اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور اسوقت بھی ہمیں ان کی انصاف پسندی پر پورا اعتماد ہے ۔ [1]

جعفر کا شیریں و دلکش بیان اس قدر موثر ثابت ہوا کہ بادشاہ حبشہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے ۔ بادشاہ نے دوبارہ انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اپنے پیغمبر (ص) کی آسمانی کتاب کا کچھ حصّہ پڑھ کر سنائیے ۔ جعفر نے سورۂ "مریم"کی کچھ آیات پڑھیں اور ان آیات کی مسلسل تلاوت کے دوران حضرت جعفر نے حضرت مریم کی پاکدامنی اور حضرت عیسیٰ (ع) کے سلسلے میں اسلامی نقطۂ نظر کو بھی پوری طرح واضح کردیا۔ ابھی سورہ مریم کی تلاوت ختم نہ ہوئی تھی کہ حاکم حبشہ اور اس کے مصاحبوں کے گریہ کی آواز بلند ہوگئی اور ان لوگوں کی آنکھوں سے اشک جاری ہوگئے ۔

اس کے بعد تھوڑی دیر تک دربار میں سناٹا سا چھاگیا لیکن لوگوں کے گریہ کی دھیمی دھیمی آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی ۔ اس کے بعد حاکم حبشہ نے کہا۔ "ان لوگوں کے پیغمبر (ص) کے اقوال اور حضرت عیسیٰ (ع) کے ارشادات کا تعلق ایک ہی مرکز نور سے ہے ۔[2] تم لوگ جاؤ میں انہیں تمہارے سپرد ہرگز نہ کرونگا۔

بہرحال یہ اجلاس قریش کے نمائندوں اور حبشہ کے وزیروں کی امید کے برعکس اور ان کی پلاننگ کے خلاف تمام ہوگیا اور ان لوگوں کے دل مین امید کی کوئی کرن بھی باقی نہ رہ گئی ۔

عمروعاص ایک سیاسی اور حیلہ ساز آدمی تھا۔ رات میں ، اس نے اپنے ساتھی عبداللہ بن ربیعہ ، سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔"کل ہمیں دوسری ترکیب استعمال کرنی چاہیے ۔ ممکن ہے کہ اس ترکیب کے ذریعہ مہاجروں کا کام تمام ہوجائے ۔ میں کل حاکم حبشہ سے یہ کہوں گا کہ ان مہاجروں کا لیڈر حضرت عیسیٰ کے سلسلے میں مخصوص عقائد کا حامل ہے جو مذہب عیسائیت کے بنیادی اصولوں کے مطابق نہیں ہے ۔"عبداللہ نے عمروعاص کو ایسا کرنے سے منع کیا اور یہ کہا کہ ان مہاجروں میں کچھ میرے قریبی عزیز بھی شامل ہیں ۔ لیکن عمروعاص پر عبداللہ کی بات کا کوئی اثر نہ ہوا۔ دوسرے دن تمام وزیروں کے ہمراہ عمروعاص دوبارہ دربار حبشہ میں حاضر ہوا۔ اس مرتبہ ان لوگوں نے ملک حبشہ کے سرکاری مذہب کی حمایت کرتے ہوئے حضرت مسیح (ع) کے سلسلے میں مسلمانوں کے عقائد پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔"مسلمان مہاجروں کی یہ جماعت حضرت عیسیٰ کے سلسلے میں مخصوص عقائد کی حامل ہے جو عیسائیت کے بنیادی اصولوں کے بالکل برعکس ہے ۔ اور

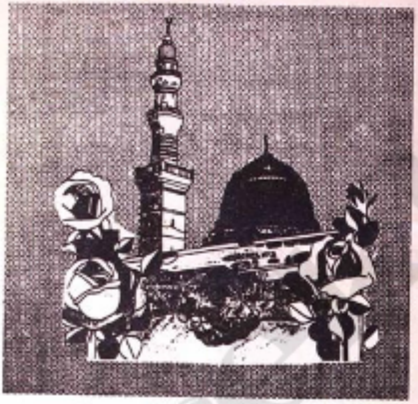

ایسے لوگوں کا وجود اہلوگوں کے سرکاری مذہب کے لئے ایک زبردست خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اگر آپ چاہیں تو اس سلسلے میں آپ ان مہاجروں سے سوال کرسکتے ہیں ۔

حاکم حبشہ نے اس بار پھر تحقیقی راہ و روش اختیار کی اور حکم دیا کہ مسلمان مہاجروں کو دوبارہ دربار

> حضرت مسیح (ع) کے سلسلے میں ہمارا عقیدہ وہی ہے جو ہمارے پیغمبر (ص) نے بتایا ہے کہ وہ بندہ و پیغمبر خدا تھے وہ اس کی روح اور اس کا ایک کلمہ (حکم) تھے جسے خدا نے مریم کو عطا کیا تھا ۔

میں حاضر کیا جائے ۔ مسلمانوں کو جب اس حکم کی اطلاع ملی تو ان لوگوں نے غور وفکر کیا اور اس نتیجہ پر پہونچے کہ اس بار دربار میں ان لوگوں سے حضرت عیسیٰ (ع) سلسلے میں مسلمانوں کے عقائد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس بار پھر ،جعفر،نے مسلمان مہاجروں کی نمائندگی کی ذمہ داری قبول فرمائی اور اپنے ساتھیوں کو اطمینان دلاتے ہوئے یہ وعدہ کیا کہ اس سلسلے میں میں نے اپنے پیغمبر(ص) سے جو کچھ سنا ہے ، کہوں گا۔

حاکم حبشہ ،نجاشی،نے مہاجروں کے نمائندہ سے پوچھا۔،حضرت مسیح (ع) کے سلسلے میں تملوگوں ک عقیدہ کیا ہے ؟،جعفر بن ابیطالب (ع) نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح (ع) کے سلسلے میں ہمار عقیدہ وہی ہے جو ہمارے پیغمبر (ص) نے بتایا ہے ک وہ بندہ و پیغمبر خدا تھے وہ اس کی روح اور اس کا ایک کلمہ(حکم) تھے جسے خدا نے مریم کو عطا کیا تھا۔،۲ حاکم حبشہ جعفر کی بات سے بہت خوش ہوا اور کہنے لگا۔،خدا کی قسم ! حضرت عیسیٰ (ع) کا مرتبہ اس سے زیادہ نہ تھا۔،لیکن وزیروں اور منحرف مصاحبوں کو بادشاہ کی یہ بات اچھی نہ لگی لیکن ان لوگوں کی پروا نہ کرتے ہوئے ، بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں کے عقائد کی تعریف کرتے ہوئے انہیں اپنے ملک میں مکمل آزادی دیدی اور قریش کے تحائف کو انہیں واپس دیتے ہوئے کہا۔،خداوند عالم نے اس قدرت و بادشاہت کو عطا کرتے وقت ، مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی لہذا یہ مناسب نہیں ہے کہ میں اس قسم کی چیزوں کو اپنا رزق قرار دوں ۔،۴

حوالے :-

۱ - تاریخ کامل جلد ۲ ص ٥٤ - ٥٥

۲ - ان هذاوماجاء به عیسٰی لیخرج من مشکاة واحدة ۔

۳ ۔ هو عبدالله ورسوله وروحه وکلمته القاهاالی مریم البتول

٤ ۔ سیرة ابن هشام جلد۱ ص ۳۳۸۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: تعلیمات قرآن

نیک و بد اعمال سے ہے ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس ضمیر کا تعلق شرک کے مفہوم سے ہے ۔ بہر حال ان کے اس خیال کو فقط احتمال بعید کہا جاسکتا ہے ۔

درحقیقت انسانی اعمال سے خداوند عالم کی مکمل واقفیت ، علم پروردگار کی کتاب میں جملہ نیکیوں اور برائیوں کا محفوظ رہنا اور اس عالم ہستی میں کسی چیز کا نابود نہ ہونا ، تمام انفرادی و اجتماعی اصلاحات کا سرمایہ ہیں اور ان چیزوں کی طرف پوری توجہ انسان کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتی ہے ۔ فقط یہی نہیں بلکہ شر و فساد اور برائیوں سے دور رکھنے میں بھی غیر معمولی طور پر مدد و معاون ہوتی ہے ۔

"صخرہ" یعنی سخت پتھر کے بعد "سماوات و ارض" یعنی آسمان و زمین کا ذکر درحقیقت خاص کے بعد عام ذکر کی حیثیت رکھتا ہے ۔

اصول کافی میں امام محمد باقرعلیہ السلام سے منقول ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے :

"اتقوا المحقرات من الذنوب ، فان لهاطالباً، يقول احدكم اذنب و استغفر،ان الله عزوجل يقول سنكتب ماقدمواوآثارهم وكل شئ احصيناه في امام مبين،وقال عزجل: انها ان تك مثقال حبة من خردل فتكن في صخرة اوفي السماوات اوفي الارض يات بها الله ان الله لطيف خبير."

"یعنی چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرو کیونکہ آخرکار کوئی اس کی بازپرس ضرور کرے گا۔ کبھی تم لوگوں میں سے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم گناہ کرتے ہیں اور اس کے بعد استغفار کر لیتے ہیں جبکہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے ان تمام چیزوں کو ، جنھیں ان لوگوں نے اس سے روا نہ کیا ہے ، لوح محفوظ میں جمع کرلیا ہے ۔ نیز ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ اگر نیک و بد اعمال رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوں پھر انہیں سخت پتھر کے اندر یا آسمان کے ایک گوشہ میں یا زمین کے اندر چھپا دیا گیا ہو تو بھی خداوند عالم اسے حاضر کردے گا کیونکہ خداوند عالم بڑا باریک بین اور واقف کار ہے ۔"[۱]

[۱] نورالثقلین جلد ٤ ص ٢٠٤

بقیہ: اعلان نتیجہ

٧٦۔ جناب نور محمد انصاری ۔ مور پٹنہ ۔ (بہار)

٧٧۔ جناب جاوید اختر ، اسلم مرزا ۔ نوبت خانہ ۔ امروہہ (یو ۔ پی)

٧٨۔ جناب وقار علی ۔ شاہ آباد ۔ بریلی (یو ۔ پی)

٧٩۔ جناب سید قمر مہدی رضوی کھر ۔ بمبئی ۔ (ایم ۔ ایس)

٨٠۔ جناب دردانہ بانو ۔ پیر بخارا لکھنؤ ۔ (یو ۔ پی)

٨١۔ جناب عبدالقدوس ۔ مدرسہ اسلامیہ عربیہ ۔ کشمیری گیٹ (دہلی)

٨٢۔ جناب عبدالحکیم انصاری ۔ نوا کوٹھی ۔ پٹنہ ۔ (بہار)

٨٣۔ جناب سید شاہد رضا نقوی میونسپل بورڈ ۔ رامپور (یو ۔ پی)

٨٤۔ جناب سید افسر حسین رضوی اترولہ ۔ گونڈہ ۔ (یو ۔ پی)

٨٥۔ جناب سید ملک عباس مہد رضوی ۔ لوہار باغ ۔ سیتاپور (یو ۔ پی)

٨٦۔ جناب ذوالفقار علی ۔ گوپا گنج ۔ (بہار)

٨٧۔ جناب محبوب ۔ سرینگر

شمارہ ۹۰ — ماہنامہ راہ اسلام

جوابات صحیح

ماہنامہ راہ اسلام کے شمارہ ۸۸ میں پوچھے گئے سوالات کا جواب حاضر خدمت ہے۔
انعامی مقابلے میں شرکت کرنے والوں سے التماس ہے کہ سوالوں کا جواب مختصر لکھا کریں۔

(ادارہ)

۱۔ مذکورہ آیت سورہ توبہ کی ۱۲۳ ویں آیت ہے اور اسکا مطلب ہے :
اے ایماندارو! کفار میں سے جو لوگ تمہارے آس پاس کے ہیں ان سے لڑو اور (اس طرح لڑنا) چاہئیے کہ وہ لوگ تم میں کرارا پن محسوس کریں۔ اور جان رکھو کہ بے شبہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

۲۔ (الف) اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے انہیں کبھی مردہ نہ کہنا بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں مگر تم انکی زندگی کی حقیقت کا کچھ بھی شعور نہیں رکھتے۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۵٤)

(ب) اور جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے گئے، انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ لوگ جیتے جاگتے موجود ہیں، اپنے پروردگار کے ہاں سے وہ طرح طرح کی روزی پاتے ہیں۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۶۹)

۳۔ (الف) اوّلُ قطرةٍ مِن دمِ الشهید کفارةُ ذنوبه*

(ب) مَنْ مَاتَ شَهِیْدٌ مَاتَ مَغْفُورٌ*

(ج) مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٌ (ص) مَاتَ شَهِیْدًا*

(د) مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٌ (ص) مَاتَ مغفورا*

جنگ موتہ۔ ۸ سن ھج
فتح خیبر۔ ۷ سن ھج
غزوہ حنین۔ ۸ سن ھج
مباہلہ ۔ ۱۰ سن ھج

۵۔ حدیث ثقلین سے آغاز کیا۔ جسکا مطلب ہے کہ (رسول اکرم (ص) نے فرمایا): میں تمہارے درمیان دو بیش بہا چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب خدا دوم میری عترت (اہلبیت)........

٦۔ جنابت والے شخص کیلئے پانچ چیزیں حرام ہیں :
(۱) حروف قرآن، نام خدا، انبیاء اور آئمہ کے اسماء کو مس کرنا۔
(۲) مسجدالحرام اور مسجد نبوی میں داخل ہونا۔
(۳) دیگر مساجد اور آئمہ اطہار کے حرم میں ٹھہرنا۔
(٤) مسجد میں کوئی چیز رکھنا۔
(۵) ان سورتوں کی تلاوت کرنا، جن میں سجدۂ واجب ہے۔

۷۔ مالک کو حق ہے کہ جسے جگہ کرایہ پر دے رہا ہے اس سے جتنی چاہے پگڑی لے اور اگر کرایہ دار دوسرے کو کرایہ پر دینے کا حق رکھتا ہو تو وہ بھی اس سے پگڑی لے سکتا ہے۔ اور اس قسم کی پگڑی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۔ اگر راہ حق میں تم نے قربانی دی تو گویا میری (امام حسین ع کی) آواز استغاثہ پر لبیک کہا۔

۹۔ ضمیر شخصی مفرد (۱) من (۲) تو (۳) او
ضمیر شخصی جمع (۱) ما (۲) شما (۳) ایشان

(باقی صفحہ ۲۳ پر)

خصوصی انعامی مقابلہ

بمناسبت ولادت باسعادت حضرت رسول اکرم (ص) وہفتۂ وحدت مسلمین

قارئین کرام! السلام علیکم۔

رحمۃ اللعلمین، افضل المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وحدت آفرین ولادت با سعادت اور ہفتہ وحدت مسلمین کی مناسبت سے، آپ حضرات کو آنحضرت (ص) کی حیات طیبہ سے مربوط گوشوں کی طرف متوجہ کرنے کی غرض سے، چودہ سوالات پر مشتمل انعامی مقابلہ کی جگہ یہ خصوصی مقابلہ پیش کیا جا رہا ہے۔
اس کے جوابات ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۵ / اکتوبر ۱۹۹۱ء ہے۔ تاخیر سے موصول ہونے والے جوابات کو مقابلہ میں شامل نہیں کیا جائیگا۔ اگر صحیح جوابات کی تعداد زیادہ ہوگی تو قرعہ اندازی کا سہارا لیا جائیگا۔ بہر صورت ادارہ کا فیصلہ حتمی و آخری ہوگا۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں میں اتحاد و اخوت پیدا کردے اور تعلیمات عالیہ اسلام کی پیروی نیز تبلیغ و اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انعامات

پہلا انعام: مبلغ پانچسو روپیہ۔
دوسرا انعام: مبلغ چار سو روپیہ
تیسرا انعام: مبلغ تین سو روپیہ۔
چوتھا انعام: مبلغ دو سو روپیہ
پانچواں انعام: مبلغ ایک سو روپیہ۔
۱۲ حضرات کو تحائف پیش کئے جائیں گے۔

۱۔ مندرجہ ذیل آیت قرآن مجید کے کس سورہ کی کون سی آیت ہے اور اسکا مطلب کیا ہے؟

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

۲۔ (الف) قبل بعثت رسول (ص) عربوں کو اپنی فصاحت و بلاغت پر ناز تھا وہ باقی دنیا کو عجم کہتے تھے۔ ان کے درمیان ادبا شعراء اور حکماء موجود تھے، پھر بھی ان کو "اُمِّیِّیْنَ" کیوں کہا گیا ہے؟
(ب) رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرح دیگر انبیاء نے بھی حصول علم کے لئے کسی دنیاوی عالم کے سامنے زانوئے ادب طے نہیں کیا تو پھر آنحضرت (ص) کو ہی امّی کیوں کہا گیا ہے؟

۳۔ دعوت ذوالعشیرہ میں رسول خدا (ص) نے کار رسالت میں مدد کرنے کا اقرار کرنے والے شخص

کو کیا مراتب عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ؟

٤ ۔ مندرجہ ذیل پر ایک کلمے کی توضیح میں دو ، تین جملے لکھئے :

(الف) عام الفیل (ب) عام الحزن (ج) یوم بعثت (د) شب معراج ۔

٥ ۔ حضرت رسول اکرم (ص) کے پدر نامدار اور والدہ گرامی کا نام کیا ہے ؟ انکے انتقال کے وقت آنحضرت(ص) کی عمر شریفہ کیا تھی ؟ والدین کے انتقال کے بعد آپ(ص) کی کفالت کس نے کی ؟

٦ ۔ مندرجہ ذیل خواتین سے حضرت رسول اکرم(ص) کا کیا رشتہ تھا ؟

(الف) حضرت آمنہ (ب) حضرت حلیمہ (ج) حضرت خدیجہ بنت فاطمہ (د) حضرت فاطمہ بنت خدیجہ (ر) حضرت فاطمہ بنت اسد (س) حضرت زینب بنت حجش (ص) حضرت زینب بنت فاطمہ (ع) حضرت ام سلمہ (غ) حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب (ف) حضرت حفصہ بنت ابن خطاب

> ۔ امام خمینی(رح) کے فتاویٰ کی روشنی مین لکھئے :

(الف) اگر دشمن مسلمانوں کے شہروں اور سرحدوں پر ہجوم کرے تو مسلمانوں پر کیا واجب ہے ؟ اور دفاعی امور کیلئے کس سے اجازت لینی ہوگی ؟

(ب) اگر مخالفین کے ساتھ تجارتی روابط کی وجہ سے یہ خوف ہوکہ مسلمانوں کے بازاروں پر اقتصادی صدمہ وارد ہوگا تو مسلمانوں پر کیا واجب ہے ؟

(ج) اگر حکومت ایسی حکومتوں کے ساتھ تجارتی وسیاسی روابط رکھتی ہے جو کسی بڑی جابر حکومت کی آلۂ کار ہے تو مسلمانوں پر کیا واجب ہے ؟

(د) اگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک ، لقب یا کنیت سنے یا لکھے یا یاد کرے تو اسکے ساتھ کیا مستحب ہے ؟

٨ ۔ ہفتۂ وحدت مسلمین کب اور کیوں منایا جاتا ہے ؟ اس کے محرک کون ہیں ؟

٩ ۔ اسلام کے ایسے دس بنیادی نکات لکھئے جن پر ملّت اسلامیہ کا ہر فرقہ متحد و متفق ہے ۔

١٠ ۔ امام خمینی رضوان اللہ تعالی کے ایسے صرف پانچ جملے تحریر کیجئے جن میں آنجناب نے اتحاد بین المسلمین کی تلقین فرمائی ہے ۔

١١ ۔ دنیا کی کل آبادی کتنی ہے اور اس میں مسلمانوں کا تناسب کیا ہے ؟

١٢ ۔ قرآن مجید کی ان پانچ آیات کا ترجمہ لکھئے جنہیں اوّلین وحی کہا جاتا ہے ؟ یہ آیات قرآن مجید کے کس سورے میں ہیں ؟ یہ آیات کس جگہ نازل ہوئی تھیں ؟

١٣ ۔ مندرجہ ذیل مشہور رباعی ایران کے کس عظیم شاعر کی ہے ؟

بلغ العلٰی بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلّوا علیہ وآلہ

١٤ ۔ آنحضرت (ص) نے اوّلین سفر تجارت کس عمر میں ، کس کے ہمراہ اور کس ملک کی جانب اختیار کیا ؟

١٥ ۔ پانچ امہات المومنین(ازواج رسول(ص)کے نام لکھئے ۔)

١٦ ۔ امسال مکہ مکرمہ میں حج کے موقع پر برآت از مشرکین- جلوس کے آغاز سے پہلے کس کا پیغام پڑھکر سنایا گیا اور یہ کس نے پڑھا ؟

١٧ - انّافتحنالك فتحاً مبینا (یعنی ہم نے تمہیں کھلم کھلاً فتح عطا کی) یہ آیت کس موقع پر نازل ہوئی ؟

کشکول

کمبل مجھے نہیں چھوڑتا

جاڑے کے موسم میں ایک مفلس معلم نے ایک لمبی گدڑی پہن رکھی تھی۔ ایک سیلاب کیوجہ سے ایک ریچھ پہاڑ سے ندی میں آگیا تھا۔ اس کا سر پانی کے اندر پوشیدہ تھا۔ لڑکوں نے اس کی پشت دیکھی اور چلاّ اٹھے۔ "استاد! ندی میں ایک کمبل پڑا ہوا ہے۔ آپ کو سردی لگ رہی ہے لہذا یہ کمبل آپ لے لیجئے"۔

اپنی سخت ضرورت اور شدید سردی کو نگاہ میں رکھتے ہوئے معلم نے فوراً چھلانگ لگائی تاکہ کمبل اٹھا لیں۔ قریب پہونچتے ہی ریچھ نے اسے دبوچ لیا اور استاد پوری طرح اس ریچھ کے چنگل میں گرفتار ہوگئے۔

لڑکوں نے چلاتے ہوئے کہا۔"ماسٹر صاحب! کمبل اٹھا کر آجائیے۔ اور اگر نہیں لاسکتے تو خالی ہاتھ واپس آجائیے۔ معلم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔"میں نے تو کمبل چھوڑ دیا لیکن یہ کمبل مجھے نہیں چھوڑ رہا ہے"۔

میں نے اسے نہیں بھیجا تھا

ایک آدمی نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ لوگ اسے خلیفہ کے پاس لے گئے۔ خلیفہ نے اس سے کہا: پچھلے سال یہاں ایک آدمی پیغمبری کا دعویدار تھا۔ اسے لوگوں نے جان سے مار ڈالا!

اس آدمی نے کہا۔"لوگوں نے ٹھیک ہی کیا کیونکہ وہ میرا بھیجا ہوا نہیں تھا!!

فخرالملک کا جواب

فخرالملک، آل بویہ کے گرانقدر وزیروں میں سے ایک تھے۔ ایک شخص نے انہیں ایک خط لکھا جس میں اس نے وزیر کے ایک مرید کی برائی کی تھی۔ فخرالملک ایک صاحبِ ایمان و خداپرست انسان اور دانشمند وزیر تھے۔انہوں نے اس مذمت آمیز خط کی پشت پر جواب لکھکر خط اس آدمی کے پاس بھیج دیا، جس کا مضمون یہ تھا۔

"لوگوں پر نکتہ چینی کرنا اور ان کی مذمت کرنا انتہائی مذموم اور نازیبا حرکت ہے چاہے اس میں جھوٹ بالکل نہ ہو۔ اگر آپ نے یہ باتیں میری خیرخواہی میں کہی ہیں، تو اس کی وجہ سے آپ کو جو نقصان پہونچنے والا ہے وہ اس فائدہ سے زیادہ ہوگا جو آپکی نظر میں ہے۔ اس کے علاوہ میں آپ جیسے عیب جو اور فاسد آدمی کی بات، ایک ایسے آدمی کے خلاف جس نے کبھی عیب جوئی و الزام تراشی نہیں کی ہے، ہرگز قبول نہ کروں گا۔ اور اگر آپ ایک سن رسیدہ آدمی نہ ہوتے تو میں آپکو ایسی

کڑی سزا دیتا کہ دوسرے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہوتی اور اس کے بعد ہماری حکومت میں کوئی الزام تراشی و عیب جوئی کی ہمت بھی نہ کرتا۔ لیکن میں آخری بار آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اس بڑے عیب سے کنارہ کشی اختیار کیجئے اور خداوند عالم کے غیض و غضب سے ڈرئیے ۔ والسلام ۔

عابد وابلیس کی کشمکش

کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزارآدمی تھا۔ اسے لوگوں نے بتایا کہ فلاں جگہ ایک درخت ہے جس کی لوگ پرستش کرتے ہیں ۔ اس خبر سے وہ عبادت گزار آدمی بہت غضبناک حالت میں اپنی جگہ سے اٹھا۔ اپنے کندھے پر کلہاڑا رکھا اور اس پیڑ کو جڑ سے کاٹ پھینکنے کیلئے چل پڑا۔ راستہ میں ایک بوڑھے آدمی کے روپ میں ابلیس نے اس مرد عبادت گزار سے پوچھا۔کہاں جارہے ہو ؟۔اس نے جواب دیا۔فلاں جگہ اس درخت کو کاٹنے جارہا ہوں ۔ابلیس نے اس سے کہا۔تم جاؤ اپنی عبادت کرو۔ یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے ۔۔اس مرد عبادت گزار نے اس بوڑھے پر چھلانگ لگائی ۔ ابلیس زمین پر گر گیا اور وہ عبادت گزار آدمی اس کے سینہ پر سوار ہوگیا۔ ابلیس نے کہا۔ اے عبادت گزار ! خداوند عالم نے پیغمبر بھیجے ہیں ۔ پس اگر اس درخت کی بیخ کنی لازم ہے تو اسے اپنے پیغمبر کو حکم دینا چاہیے کہ وہ یہ کام انجام دے ۔ تمہیں اس کام کا حکم نہیں دیا گیا ہے ۔۔ اس مرد عابد نے جواب دیا۔ نہیں ! مگر اس درخت کی بیخ کنی لازمی ہے ۔۔ ابلیس نے کہا۔ تم ایک درویش آدمی ہو۔ تمہارے اخراجات کی ذمہ داری عوام پر ہے ۔ پس تمہیں ایسا کام کرنے کی کیا ضرورت ہے جس کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا ہے۔ میں ہر روز تمہیں دو دینار دیتا رہوں گا۔ یہ تمہارے لئے بھی بہتر ہوگا اور دوسرے عبادتگزاروں کے کام بھی آئے گا۔اس عبادت گزار نے ابلیس کی تجویز پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ اس میں سے ایک دینار صدقہ دیدیا کروں گا اور ایک دینار میرے اخراجات کے لئے کافی ہوگا۔ پس مجھے اس درخت کو نہ کاٹنا چاہیے کیونکہ مجھے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اور نہ میرے پیغمبر سے ہی یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ یہ میرا واجب فریضہ قرار پائے !! یہ سوچ کر وہ عبادت گزار آدمی واپس آگیا۔ دوسرے دن صبح سویرے اسے اپنے دروازہ پر دو دینار ملے ۔ اس کے بعد بھی ایک روز اور اسے اسی جگہ پر دو دینار حاصل ہوئے ۔ لیکن تیسرے دن اسے دینار وغیرہ کچھ نہ ملا۔ اس نے پھر کلہاڑی اٹھائی اور پیڑ کاٹنے کے لئے چل پڑا۔ راستہ میں پھر وہی بوڑھا آدمی (ابلیس) دکھائی پڑا۔ اس نے کہا۔ اے شخص ! تو پیڑ کاٹنے کا ارادہ چھوڑ دے کیونکہ یہ کام تیرے بس کا نہیں ہے ۔ اس کے بعد وہ اس پر ٹوٹ پڑا۔ مرد عابد زمین پر گر پڑا اور ابلیس کے ہاتھوں مجبور ہوگیا۔ اس نے ابلیس سے کہا مجھے چھوڑ دے تاکہ میں واپس چلا جاؤں لیکن مجھے یہ ضرور بتادے کہ کیا وجہ ہے کہ پہلے دن

(باقی ص ۴۳ پر)

فتنۂ شرک و بدعت اور اتحاد اسلامی

از مہدی الرضوی

گذشتہ سے پیوستہ

اسی تسلسل کلام میں مولا نے "کفر" کی بھی تشریح فرما کر حق و باطل میں تمیز کا شعور ہم امتیوں کو عطا کر دیا ہے۔ ارشاد ہوا:

وَالْکُفْرُ عَلٰی اَرْبَعِ دَعَائِمَ ـ

(الف) عَلَی التَّعَمُّقِ،

(ب) وَالتَّنَازُعِ،

(ج) وَالزَّیْغِ،

(د) وَالشِّقَاقِ۔

اور کفر کے بھی چار ستون ہیں ـ

(الف) فضول کی کرید،

(ب) نزاع (OBJECTION)

(ج) حق سے انحراف،

(د) پھوٹ اور دشمنی

فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ یُنِبْ اِلَی الْحَقِّ

پس جس نے فضول باتوں کی کرید میں وقت ضائع کیا وہ حق کی طرف نہیں پلٹا۔

وَمَنْ کَثُرَ نِزَاعُہٗ بِالْجَہْلِ دَامَ عَمَاہُ عَنِ الْحَقِّ

اور جو جہالت کے باوجود بکثرت بحث و تکرار میں الجھا رہا وہ راہ راست کی روشنی سے محروم رہا۔

وَمَنْ زَاغَ، سَاءَتْ عِنْدَہُ الْحَسَنَۃُ، وَحَسُنَتْ عِنْدَہُ السَّیِّئَۃُ، وَ سَکِرَ سُکْرَ الضَّلَالَۃِ

اور جو حق سے پھر گیا، اسکی نظر میں اچھائیاں برائی بن گئیں اور برائیاں اچھائی اور گمراہی کے سیاہ بادلوں نے اسے گھیر لیا۔

وَمَنْ شَاقَّ وَعُرَتْ عَلَیْہِ طُرُقُہٗ وَاَعْضَلَ عَلَیْہِ اَمْرُہٗ وَضَاقَ عَلَیْہِ مَخْرَجُہٗ

اور جس نے افتراق و دشمنی کا طریقہ اختیار کرلیا اس پر اسی کے راستے دشوار ہوگئے اور کاروبار سخت اور ان سے چھٹکارا پانا مشکل ہو گیا۔

اسی ضمن میں مولا [ع] نے اہل شک و نفاق کی بھی سفتوں کا تعارف کرایا ہے۔

ارشاد ہوا:

وَالشَّکُّ عَلٰی اَرْبَعِ شُعَبٍ

اور شک [ونفاق] کے بھی چار ستون ہیں۔

(الف) عَلَی التَّمَارِیْ،

(ب) وَالْہَوْلِ،

(ج) وَالتَّرَدُّدِ،

(د) وَالْاِسْتِسْلَامِ،

(الف) خود نمائی کے لئے بحث و مقابلہ،

(ب) بلا وجہ کا ڈر،

(ج) فکر و تشویش، اور

(د) غلامی باطل۔

فَمَنْ جَعَلَ الْمِرَاءَ دَیْدَناً لَمْ یُصْبِحْ لَیْلُہٗ

پس جس نے بلا وجہ بحث و

مجادلہ کو دین سمجھا اسکی رات (گمراہی) نے صبح (حق کی روشنی) نہیں دیکھی۔

وَمَنْ هَالَه مَابَيْنَ يَدَيْه ، نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ

اور جسے سامنے کی چیزوں سے خوف طاری ہو گیا وہ پچھلے پیروں پلٹ گیا۔

وَمَنْ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ ، وَطِئَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيَاطِينِ

جو شک و شبہ میں پھنس گیا اسے شیاطین کے قدموں نے روند ڈالا۔

وَمَنِ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، هَلَكَ فِيهِمَا ۔

اور جو دنیا وآخرت کو تباہ کر ڈالنے پر اتارو ہو گیا وہ دونوں جگہ مرگیا۔

عبد و معبود کے رشتہ کو "ایمان" کہتے ہیں۔ یہ رشتہ حقیقی اور دائمی ہے۔ کون اس بات سے انکار کرسکتا ہے کہ اللہ خالق اور بندہ مخلوق ہے، اللہ رازق اور بندہ مرزوق ہے، اللہ حاکم اور بندہ محکوم ہے؟ خدا اور بندے کا یہ رشتہ کسی کے ماننے یا نہ ماننے کا محتاج نہیں۔ چار و ناچار کل کائنات اس رشتہ کی پابند ہے۔ "ایمان" نام ہی الوہیّت خدا اور للّہیت بندہ کا۔ "اِلٰہ" کے معنی حاکم مطلق اور قابل پرستش ہونا، اور "اللہ" کے معنی وہ مخصوص و منفرد

> عبد و معبود کے رشتہ کو "ایمان" کہتے ہیں۔ یہ رشتہ حقیقی اور دائمی ہے۔ کون اس بات سے انکار کرسکتا ہے کہ اللہ خالق اور بندہ مخلوق ہے۔

ذات جو قابل پرستش ہے: "لا الٰہ الا اللہ" کے معنی ہیں سوائے خدائے وحدہ لاشریک کے کوئی حاکم اور قابل عجز و نیاز نہیں۔" کسی بھی خارجی یا داخلی طاقت کا حق نہیں کہ وہ انسان کا سر اپنے سامنے جھکائے یا اس پر حکومت کرے، اور اس کلمہ کا اقرار کرلینے کے بعد مومن پر یہ بات حرام ہو جاتی ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی بھی خارجی یا داخلی طاقت کی محکومیت کو قبول یا برداشت کرے یااسکے آگے سر جھکائے۔ اللہ کی حکومت سے مراد قانون شریعت کا نفاذ: خارجی طاقت سے مراد انسان یا جنّات یا فرشتے یا وہمی وجود (بھوت، پریت وغیرہ) اور "داخلی طاقت" سے مراد ہوا و ہوسِ نفسانی ہے۔ لہذا مسلمان اور مؤمن ہونے کی پہلی شرط ہے کہ تمام داخلی و خارجی طاقتوں کی فرماں روائی سے انکار کر دیا جائے؛ اور جہاں عملی طور پر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایسی تمام طاقتوں اور ان کے قوانین اور مطالبات کو باطل اور ناپسندیدہ قرار دے کر حتی الامکان زندگی کے تمام امور میں خدائی احکام کی پیروی کا التزام اور اہتمام کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے؛ اور جہاں پرستش کا مطالبہ سامنے آجائے تو وہاں جہاد فرض ہو جاتا ہے؛ اور اس سے منہ موڑنا کفر اور اس میں پس و پیش یا تردد کا مظاہرہ کرنا نفاق کی دلیل ہے۔۔

(باقی آئندہ)

اتحاد بین المسلمین اہمیت و افادیت

از: مختار ٹونکی (ٹونک راجستھان)

ان هذہ امتکم امۃ واحدۃ
وانا ربکم فاعبدون --

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اسلام دین فطرت ہے اور مسلمان ایک آفاقی امت ہیں ۔ توحید ، رسالت اور آخرت پر پختہ ایمان کی مضبوط و مستحکم اساس اس امت کو اقوام عالم میں ایک ممتاز و منفرد منصب عطا کرتی ہے ۔ خالق ارض و سماء نے اسے امّت وسط کے ارفع و اعلی مقام پر فائز کیا ہے اور اس بلند و بالا منصب کا تقاضا ہے کہ یہ امّت انسانیت کو منزل مقصود تک پہونچانے اور سواء السبیل پر لانے کا فریضہ انجام دے ۔ یہی وجہ ہے کہ امّت مسلمہ "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کو اپنا مقصود حیات بنا کر طلوع اسلام کے بعد متمدّن دنیا پر چھا گئی اور اعلائے کلمتہ الحق کے نور سے ایک عالم کو منور کر دیا۔ کرۂ ارض پر مسلمان ہی وہ خوش نصیب قوم ہیں جن کا خدا ایک ہے ، رسول[ص] ایک ہے اور جنکی کتاب بھی ایک ہے ۔ اسطرح اسلام دین اخوت بھی ہے اور تمام عالم کے مسلمانوں کو ایک رشتۂ اخوت میں پروتا ہے اور انہیں آپس میں بھائی بھائی قرار دیتا ہے ۔ اسلام کی آفاقی اور ابدی ہدایات اخوت کی جہانگیری اور محبت کی فراوانی کا روشن ثبوت ہیں ۔ اللہ رب العالمین نے قرآن پاک میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا ہے اور مسلمانوں کو باہم بھائی بھائی رہنے کی تلقین کی ہے :- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ۔ [مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں) جہاں اتحاد و اتفاق امت کی ضرورت واضح کی گئی ہے وہیں اختلاف و انحراف سے باز رکھا گیا ہے ۔ قرآن پاک مسلمانوں میں باہمی الفت و یگانگت کو اللہ کی نعمت قرار دیتا ہے : وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا۔ (سورۃ آل عمران ۱۰۳)
[اللہ تعالی کے اس احسان اور فضل و کرم کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی ہوگئے)

آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۲ میں ارشاد ربانی ہے :

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا
(سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقے میں نہ پڑو)

سورۂ انفال آیت ٤٦ میں دوسری جگہ خدائے تعالی ارشاد فرماتا ہے :

لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوْا ....
(آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم

سب ہمت ہاردوگے........)

احادیث نبوی ہمارے لئے ہدایت کا ایک روشن مینار ہیں ۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی عالم گیر برادری کو ایک معنی خیز تشبیہ کے ذریعہ بمنزلہ آئینہ قرار دیا ہے ۔حضرت ابو ہریرہ(رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے ، نہ اس سے جھوٹ بولے نہ اس پر ظلم کرے ۔ اور بے شک تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے ۔ اگر وہ کوئی عیب دیکھے تو دور کردے (مشکوٰۃ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری(رض) کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن للمومن کالبنیان شدّ بعضہ بعضاً و شبّک بین اصابعہ

(مومن مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصّے کے لئے سہارا بنتا ہے پھر مثال دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں ۔)

تمام مسلمان فرد واحد کی طرح ہیں اگر آنکھ دکھتی ہے تو پورا بدن

> (مومن مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصّے کے لئے سہارا بنتا ہے۔

بے قرار ہوجاتا ہے اگر سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے چینی اور تکلیف محسوس کرتا ہے ۔(مشکوٰۃ)

آیات ربانی اور احادیث نبوی سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اتحاد بین المسلمین ایک بدیہی امر ہے فی زمانہ بھی ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانان عالم کی یہ برادری دنیا پر محیط ہے اور اتحاد و اشتراک کا یہ جذبہ کسی نہ کسی صورت میں آج بھی ان میں کار فرما ہے ۔ مسلمان مشرق کا ہو یا مغرب کا ، گورا ہو یا کالا ، امیر ہو یا غریب اور حاکم ہو یا محکوم اپنی ملّت کے افراد سے ایک روحانی اور جذباتی ربط و ضبط رکھتا ہے اسی جذبہ اتحاد کو مدنظر رکھ کر علامہ اقبال نے کہا تھا :

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

بلاشبہ یہ مذہب اتحاد کا داعی ہے اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے ۔ آفاقی مذہب ہونے کے سبب سے مشرق و مغرب کی حدود کا پابند نہیں ۔ دنیا میں اسوقت مسلمانوں کی آبادی ایک ارب سے بھی زیادہ ہے اور وہ سائبیریا سے لیکر ارجنٹائن تک اور یورپ سے لیکر مشرقی امریکہ تک پھیلے ہوئے ہیں ۔ مسلم آبادی پانچوں براعظموں میں موجود ہے لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم اسلام کی آفاقیت سے ناآشنا اور اسکی عالم گیر قوت سے محروم ہیں ۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اسلام اور اس کے مکمّل نظام سے خوف زدہ ہوکر اسلام کے دشمنوں نے مسلمانوں کے اتحاد کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے شروع سے ہی کوششیں جاری رکھی ہیں اور آج صورت حال یہ ہے کہ اس میں کافی حد تک وہ کامیاب بھی ہوچکے ہیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے

قرآنی احکامات اور اپنے پیارے نبی(ص) کی ہدایات کو بالائے طاق رکھ کر اپنا ملی تشخص کھو دیا ہے ۔ مسلمان مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہوکر آپس میں دست بگریباں ہیں ۔ وہ تمام عصبیتیں جنھوں نے بعثت نبوی سے پہلے عربوں کو تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ انہی عصبیتوں میں آج کے مسلمان گرفتار ہیں ۔ نوبت بہ اینجا رسید کہ ان میں نہ صرف انتشار و افتراق ہے بلکہ یہ مختلف قسم کے عوارض کا شکار ہوگئے ہیں ۔ کہیں قومی و ملکی تعصب ان میں جاگزیں ہے تو کہیں رنگ و نسل ان کے دل و دماغ پر حاوی ہے ۔ مسلک اور عقیدے کا اختلاف بھی ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہا ہے ۔ مسلمان شیعہ اور سنّی میں بٹے ہوئے ہیں ۔ وہابی اور غیر وہابی بن چکے ہیں ، دیوبندی اور بریلوی کے خانوں میں تقسیم ہوچکے ہیں اور اہل حدیث و غیر اہل حدیث کی درجہ بندی کرچکے ہیں ۔ اسی طرح مقلّد اور غیر مقلّد بن کر ابھرے ہیں ۔ اللہ نے انہیں اپنی کتاب کے ذریعہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنایا تھا لیکن یہ ریت کی دیوار بن کر بکھرنے لگے ہیں ۔

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا کام بنے

آج ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے۔ کہ مسلمان مومن کی حیثیت سے اپنی شناخت ختم کر چکے ہیں اور انکی علیحدہ سرگرمیاں ان کو ذلیل و خوار کر رہی ہیں ۔ دور جہالت کے مانند اوس اور خزرج بنکر آپس میں سینہ سپر ہیں اور اپنے بڑے دشمنوں کے ہاتھوں ذلّت و خواری کا منہ دیکھ رہے ہیں ۔ سامراجی قوتوں کی برابر یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو بہر صورت کمزور کر دیا جائے ۔ وہ کوشاں ہیں کہ سازشیں کر کے مسلم ممالک میں تفرقہ ڈالا جائے اور وہ ایسے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ غلط فہمیاں پھیلا کر مسلمانوں کے فرقوں کی متحدّہ قوت کو پارہ پارہ کر دیا جائے اور اس طرح ان پر جلد یا بدیر بالادستی حاصل کی جائے ۔ ایران کی یہ آواز لبیک کہے جانے کی مستحق ہے :

"آج کل مسلمانوں کے جملہ گروہ ان شیطانی طاقتوں سے دوچار ہیں جو اسلام کی بنیاد کو ہلانا چاہتے ہیں ۔ دنیا بھر کے تمام مومنین ایک دوسر کے بھائی ہیں جو لوگ آپس میں تفرقہ ڈالتے ہیں وہ درحقیقت مذہب اسلام پر ایمان ہی نہیں رکھتے ۔ اگر مسلمان آپس میں کسی بھی قسم کا جھگڑا کھڑا کریں تو یہ فعل احکام قرآنی کے مطابق ممنوع ہے ۔"

ملّت کی بقاء اور تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ اختلاف سر نہ اٹھانے پائے ۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واضح الفاظ میں ہدایت فرمائی ! لَاتَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ (تم آپس میں اختلاف پیدا نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں فرق پڑجائے گا)

سنّی اور شیعہ فرقوں میں کچھ فروعی اختلافات ہیں لیکن یہ اتنے اہم نہیں کہ انہیں بنیاد بنا کر مسلمان آپس میں مناقشوں سے مجادلوں تک پہونچ جائیں ۔ ہندستان میں بھی سنّی شیعہ حضرات ایک دوسرے کے ساتھ اخوت اسلامی کے بجائے غیر اسلامی تعصب کا برتاؤ کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھار تو ان میں کشت و خون تک کی نوبت آجاتی ہے ۔ فی الحقیقت سنّی اور شیعہ اختلافات کے پس پردہ فسطائی ذہنیت اور سامراجی قوتیں سرگرم ہیں اور جو ان فرقوں میں مغائرت اور تنافر پیدا کرنے کی کوششوں میں منہمک ہیں ، وہ ان اسلام دشمن طاقتوں کے

خفیہ کارکن ہیں ۔ سنّی شیعہ حضرات مسلمان ہیں اور دونوں اسلامی اخوت کے علمبردار ہیں ۔ مسئلۂ یہ نہیں کہ وہ اخوت و رواداری کے حامی نہیں بلکہ کچھ تفریق پسند علماء اور مغرب پرست سیاست دانوں کی یہ حکمت عملی ہے کہ جب بھی ان میں اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہوتی ہے تو یہ لوگ فوراً حرکت میں آجاتے ہیں اور یہ کہہ کر اختلافات کو اور ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ بین الفریقین عقائد میں اتحاد کیسے ہوسکتا ہے اور معمولی و فروعی اختلافات کو اس رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ ہر ایک فرقہ دوسرے کو کافر و مشرک سمجھنے لگتا ہے ۔ آج باطل طاقتیں اپنی تمام تر نظریاتی دشمنی اور سیاسی عداوتوں کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کی طاقت کو توڑنے ، اسلامی تحریکوں کو کچلنے اور پرستاران توحید کا زور کم کرنے کے لئے حتی المقدور جد و جہد میں مصروف ہیں یہود و نصاریٰ کو ، مغربی سامراج کو اور مشرقی اشتراکیت کو اسلامی بیداری سے خطرہ ہے ۔ اسلام سے اور اس کے ماننے والوں سے انہیں اس درجہ خوف ہے کہ وہ متحدہ طور پر بڑے پیمانے پر سازشیں کر رہے ہیں ۔

آج باطل طاقتیں اپنی تمام تر نظریاتی دشمنی اور سیاسی عداوتوں کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کی طاقت کو توڑنے ، اسلامی تحریکوں کو کچلنے اور پرستاران توحید کا زور کم کرنے کے لئے حتی المقدور جد وجہد میں مصروف ہیں

مادّی حکومتوں نے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ دین کو مسخ کرنے کی مہم جاری کر رکھی ہے ۔ سی ۔ آئی ۔ اے اور کے ۔ جی ۔ بی مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر آنے سے روکنے میں مصروف ہیں ۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ لبنان جل رہا ہے ، افغانستان آگ اور خون کے شعلوں کی زد میں ہے ۔ فلسطین و عراق کا قصّہ تمام ہوچکا اور اب شام اور حجاز کی باری ہے ۔ سامراجی طاقتوں کے ایجنٹوں کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ ہمارا قبلۂ اوّل ہم سے چھن گیا ، مسجد اقصیٰ فریاد کر رہی ہے اور ہمارے کعبۂ محترم کی بے حرمتی ہوچکی ۔ وہ تو اپنے حلوے مانڈے کی فکر میں ہیں ۔ انہیں اسلام کے تحفظ اور امت مسلمہ کی سلامتی سے کوئی سروکار نہیں ۔ ایسے وقت میں جبکہ طاغوتی طاقتیں اپنے تمام حربوں سے مسلح اسلام کی بیخ کنی کے درپے ہیں پھر بھی وہ سنّی شیعہ اختلافات کو آگ کی طرح بھڑکا رہے ہیں ۔

شہرہ ہے یگانہ تری بیگانہ روی کا
واللہ یہ بیگانہ روی یاد رہے گی

ایک طرف مسلمانوں میں باہمی اتحاد و اتفاق ، یگانگت و اجتماعیت اور یک جہتی و ہم آہنگی کے جذبات پیدا کرنے اور آپسی افتراق و انتشار اور نفرت و عداوت کے ختم کرنے کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں ۔ اخبارات و جرائد اپنی شاہ سرخیوں اور اداریوں کے ذریعہ لوگوں کی توجہات اس جانب مبذول کرنے میں منہمک ہیں تو دوسری طرف چند تخریب پسند عناصر سنّی اور شیعہ کے فروعی معاملات کو غلط انداز سے پیش کر کے فضا کو مسموم بنانے کی نامناسب جرأت کر رہے ہیں اور یہ ملّت کے خیرخواہوں کی بدگمانیوں اور کوتاہ اندیشیوں کا شاخسانہ ہے ۔

(باقی آئندہ)

ہفتۂ وحدت مسلمین

اور

ہماری ذمہ داریاں

ماہ ربیع الاوّل کے آتے ہی امت مسلمہ کی روز مرّہ کی زندگی میں ایک معنوی انقلاب آجاتا ہے ۔ نور ، نکہت ، رحمت و برکت و سعادت کے سائے اسے گھیر لیتے ہیں ۔ ہر طرف جوش مسرت اور جشن چراغاں ، ذکر محبوب سبحانی ، سیرت پاک کی محافل و مجالس کا غلغلہ سنائی دیتا ہے ۔ کوئی کوچہ ، کوئی مکان ایسا نہیں ہوتا جہاں خوشی و کیف کی برسات کے چھینٹے نہ دکھائی دیتے ہوں ۔ ایک کعبہ ، ایک قرآن ، ایک اسلام کے ماننے والے اپنے محسن ، اپنے مربی ، اپنے ہادی و رسول(ص) کی جانکاہ خدمات کی یاد تازہ کرکے اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہیں اور اپنے حال و ماضی کا جائزہ لیتے ہیں ۔

کتنی برکتیں ہیں اس مہینے کی ! اس نبی امی لقب کی ، اس شفیع امت کی ، فاران کی چوٹی سے طالع ہونے والے اس نور اعظم کی جس نے قیامت تک کے لئے تاریکی و ظلمت ، خباثت و شیطنت کو کمر خمیدہ و زمین گیر کردیا۔ شرک و نفاق کو منہ چھپانے پر مجبور کرکے توحیدِ ربّانی کو ساری دنیا پر غالب کردیا۔ یوں تو پہلے پہل قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا کی آواز صحرائے عرب سے اٹھی مگر رفتہ رفتہ اس نے دیکھتے ہی دیکھتے پورے کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آخر اس کا راز کیا تھا ؟ آخر کیسے یہ ہوا کہ مختلف خانوں میں بٹے ہوئے انسان ید واحد بن گئے اور کیونکر رنگ و نسل و قبیلہ کے پجاریوں نے ایک خداؐ کا کلمہ پڑھ کر اپنا شعار یہ بنایا کہ ان ھٰذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاعبدون ۔

> آج دشمنان اسلام اتنے ہی خوش و خرم ہیں جتنے حضرت امام خمینی (رح) کی حیات میں خوفزدہ و پژمردہ تھے۔

rekhta

وہ کون سا طلسم تھا ، وہ کون سی کرامت و کرشمہ تھا جس نے بدترین قوم کو خیر امت بنا دیا ؟ جنگ و جدال کے عادی انسانوں کو رحماء بینھم کر دیا۔ ایثار ، قربانی ، ان کی نشانی و علامت بن گیا اور کچھ نہیں بس توحید الہی پر کامل ایمان اور اس کے صحیح مفہوم کا دلوں میں جاگزیں ہوجانا تھا۔ سب کا خالق و مالک و رازق ایک ہے اور اس پر مستحکم عقیدہ رکھنے والے سبھی انما المومنون اخوۃ کی پاک تسبیح کے دانے ہیں ۔ خیال رہے بھائی بھائی میں جتنا اتحاد و ہم آہنگی ممکن ہے کسی رشتہ و تعلق و قرابت میں نہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ اس وحدت ویگانگی کی بنیاد صرف اللہ کی ذات ہو ، غیراللہ نہ ہو ، اتحاد و تعاون نیکی اور تقوی پر ہو ، گناہ و ظلم پر نہیں ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقوا اور تعاونوا علی البرّ والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان کا یہی مطلب ہے ۔ یعنی جب ہر خیال و عمل کا مرکز اللہ ہو تبھی ہر لحاظ سے ہر قدم پر کامیابی ملیگی لیکن اگر نفسانیت مفادپرستی ، دنیا طلبی و خودغرضی ہے تو ناکامی و ذلت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

مسلمان جب تک اس قرآنی درس و معیار پر قائم رہے ، دین و دنیا میں سربلند رہے اور جب وہ جاہ طلبی ، ظاہر پرستی و شرک خفی میں گرفتار ہوئے تو ذلت کے غار میں گرتے چلے گئے اور انحطاط و پستی کا یہ سفر بدلی ہوئی شکل میں آج بھی ہم دیکھ رہے ہیں ۔

ہاں مگر انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد دنیا نے یہ بھی دیکھ لیا کہ کلمہ توحید و وحدت کلمہ کے صور میں کتنا اثر ہے اس صدی کے مجدد امام امت ، رہبر کبیر انقلاب اسلامی ایران ، حضرت آیت اللہ خمینی(رح) نے اپنی خوابیدہ ملت اور طاغوت کے شکنجے میں جکڑی ہوئی قوم کو اسی نسخۂ کیمیا سے جگایا اور اتنا ہشیار کیا کہ چاروں طرف اسلام کی سربلندی کا غوغا بلند ہوگیا اور دشمنان اسلام متحد ہو کر اس آواز کو دبانے اور پارہ پارہ کرنے میں پوری قوت سے لگ گئے مگر خدا کی مدد سے امت مسلمۂ ایران نے اپنی وحدت کو باقی رکھ کر ہر دشمن کے دانت کھٹے کردیئے لیکن افسوس کہ عالم اسلام اس کے بعد بھی پوری طرح سے ہشیار و بیدار نہ ہوا اور ان میں تفرقے پردازی پھیلانے والے شیاطین آج بھی اپنی خبیث تجارت کو فروغ دے رہے ہیں ۔ اسلامی مملکت کے سربراہ اپنی ذاتی منفعت کو بحال کرنے میں مگن ہیں اور آج دشمنان اسلام اتنے ہی خوش و خرم ہیں جتنے حضرت امام خمینی(رح) کی حیات میں خوفزدہ و پژمردہ تھے ۔ کیا اس میں دو رائے ممکن ہیں ؟ پھر کیوں نہ ہم مسلمان اپنی تقدیر کو اپنے ہاتھ میں لیکر توحید الہی کے اس عظیم ترین منادی کے یوم ولادت کے موقع پر ، جس کا عشق ہمارا دین و ایمان ہے ، ایک ہوجائیں اور ساتھ ہی نیک بھی ۔ اگر اب بھی ہم اس اکسیر کو استعمال کرلیں تو ہماری بدنصیبی و خرابی دور ہوسکتی ہے اور امت مسلمہ کو وہی عروج و بلندی حاصل ہوسکتی ہے جو اسے صدر اسلام میں حاصل تھی ۔ ہفتہ وحدت میلادالنبی کے موقع پر ہم تمام مسلمانوں کو دلی

(باقی ص ۴۶ پر)

rekhta

رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای سے آزادگان کی ملاقات

کچھ دنوں قبل بعثی قید خانوں سے رہائی حاصل کرنے والے آزادگان تہران کی ایک جماعت نے رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای سے ملاقات کی۔

اپنی تقریر کے دوران آیۃ اللہ خامنہ ای نے مسئلہ فلسطین اور عالم اسلام کے دیگر اہم مسائل کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ کی جانے والی بین الاقوامی خیانت پر اسلامی حکومتوں کی خاموشی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسئلۂ فلسطین کا واحد حل غاصب صیہونی حکومت کی نابودی ہے۔ آیۃ اللہ خامنہ ای نے مزید ارشاد فرمایا کہ امریکہ ٹینک، توپ، میزائلوں اور جنگی جہازوں کے استعمال کے ذریعہ اپنی غنڈہ گردی کی نمائش کرچکا ہے اور اسی بنیاد پر وہ اس علاقے کے اہم ترین مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ غدار اور فاسد صیہونیوں کے قدموں کے سامنے فلسطینی ارمانات کی قربانی پیش کرتے ہوئے عالمی سامراج کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کرسکے لیکن ہمیں امید ہے کہ امت اسلامیۂ عالم بالخصوص فلسطینی نوجوانوں کی غیرت اسے ایسا نہ کرنے دیگی اور امریکہ و عالمی صیہونیت کو اس ناپاک مقصد میں کامیابی نہ حاصل ہوسکے گی۔

اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے آیۃ اللہ خامنہ ای نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں نے ایک قوم کو اس کی زندگی اور اس کے وطن سے آوارہ کردیا اور اس علاقے پر ایک غاصب و خبیث اور جلاّد صفت حکومت مسلّط کردی۔ اس کے بعد اس کے مظالم کو جائز قرار دیتے ہوئے فلسطینی مسلمانوں کے خون میں اپنے ہاتھ ڈبو دئے اور اب یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے مالکوں اور تمام مسلمانوں سے یہ سند حاصل کرلیں کہ فلسطین اس کے حقیقی مالک کی ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ غاصب صیہونی حکومت کی ملکیت ہے لیکن کیا فلسطین اور پڑوسی اسلامی ممالک کے نوجوان مردہ ہوگئے ہیں کہ امریکہ عالم اسلام کے اہم ترین مسئلہ کو اپنی مرضی اور اپنے مفاد کے ساتھ حل کرے گا اور مسلمانوں کے جائز حقوق کو پامال کردے گا۔ درحقیقت مسئلہ فلسطین کا تعلق فلسطینی عوام اور مسلمان اقوام عالم سے ہے اور امریکہ کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی متولی یا صاحب امتیاز کی طرح اپنے مفاد و مصالح کی حفاظت کے لئے اپنی من مانی کرسکے۔

بقیہ: اداریہ

مثل ایسی ہے) جیسے ایک طاق ہے ، جس میں روشن چراغ ہو۔) جیسی آیتوں کے سلسلے میں ایسے بیانات کے حامل ہیں جن کی روشنی مین ان آیات کے معانی و مفاہیم کسی حد تک واضح ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے سورۂ نور کی تفسیر کے ذیل میں ایسی باتوں کا ذکر کیا ہے جس کی روشنی میں مشہور و معروف حدیث "اول ماخلق اللہ نور محمد (ص) یانور نبینا"پوری طرح واضح ہوجاتی ہے اور پیغمبر عظیم الشان کے حقیقی مقام و مرتبہ کا بھی بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے اور مسلمان انہیں معارف کی روشنی میں تخلیق و آفرینش کائنات، حکمت خلقت اور مقام فیض اقدس و فیض مقدس سے آگاہ ہوتا ہے اور وصی رسول کی اہمیت آمیز عبارت "انا عبد من عبید محمد (ص)" کو سمجھتا ہے اور "انا مدینتہ العلم و علی بابہا"کے مفہوم کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اگر توفیق خداوندی شامل حال رہے تو مندرجہ ذیل سوالات کے عملی جواب اور خدا و رسول (ص) کی معنوی و روحانی خوشنودی حاصل کرنے کی راہ ہموار ہوجائے۔

کیا اختلاف سے پرہیز، تفرقہ سے علحدگی اوراپنے نفس پر مکمل کامیابی کے بغیر جشن میلاد کا کوئی معنی و مفہوم ہوگا؟

کیا نور و پیغمبر رحمت کی ولادت کی سالگرہ کے موقع پر حقیقی اتحاد قائم کرنا بہتر نہیں ہے؟ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اپنے ان سخت مخالفین کو جو مسلمانوں کو "محمدی (ص) ھندو"کے نام سے پکارتے ہیں پیروان قرآنی اور انک لعلی خلق عظیم (بیشک تم خلق عظیم پر فائز ہو) کی حقیقی علامت یاد دلادیں؟

اس دن کی امید و آرزو کے ساتھ۔

بقیہ: ہفتہ وحدت مسلمین...

مبارکباد دیتے ہوئے ان کی مسرتوں میں شرکت کرنے کے بعد اس پیغام خداوندی کی یاد دلاتے ہیں۔

وانتم الاعلون ان کنتم مومنین تم بلند ہو اور تم ہی بشرطیکہ مومن ہوجاؤ۔

اعلانِ نتیجہ

ماہنامہ "راہ اسلام" شمارہ ۸۸ کے انعامی مقابلہ میں بہت سے برادران وخواہران اسلام نے شرکت فرمائی، مندرجہ ذیل حضرات انعام کے مستحق قرار پائے گئے۔

اوّل:- صفدر حسین جعفری
محلہ سادات۔ سرسی۔
ضلع مرادآباد۔ (یو۔پی)

دوم:- سید علی رضا باشٹوی
مقبرہ جناب عالیہ
محلہ گوئیا تالاب۔ رامپور (یو۔پی)

سوم:- سید عزادار حسین
پنت نگر۔
ضلع نینی تال۔ (یو۔پی)

توجہ طلب

مراسم عید میلادالنبیؐ کی گزارشات اور مقالات ارسال کرنے میں تاخیر نہ کریں۔ (ادارہ)

اہم خبریں

مظفر نگر میں امام خمینی (رح) کی دوسری برسی

پرنسپل حوزہ علمیہ کی گذارش کے مطابق سال گذشتہ کی طرح امسال بھی حوزہ علمیہ مظفرنگر کی جانب سے مورخہ ٤ جون ۱۹۹۱ع تا ۱۲/جون ۱۹۹۱ع امام خمینی(رح) کی برسی کے موقع پر عزائے عمومی کا اہتمام کیا گیا۔ مظفر نگر کے گرردونواح کی ٤٠ بستیوں میں مجالس عزا کا انعقاد کیا گیا جن میں طلبہ و اساتید محترم حوزۂ علمیہ مظفر نگر نے دستہ بندی شکل میں شرکت فرمائی۔ یہ مجالس بعد از نماز مغربین تلاوت کلام پاک سے شروع ہوتی تھیں جن میں نامور سوز و مرثیہ خوان اور حوزۂ علمیہ مظگرنگر کے مشہور خطباء وذاکرین نے قرن اخیر کی اس شخصیت کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی۔ جس نے سپر پاور طاقتوں کے مقابل نبردآزما ہوکر ملّت اسلامیہ کو جھلستے ہوئے ماحول سے نکال کر صراط مستقیم دکھائی۔ طلاب و اساتذہ، خطباء، و ذاکرین حوزۂ علمیہ مظفرنگر نے امام خمینی(رح) کے پیغامات، اقوال، انقلاب سے پہلے اور بعد کے کارناموں گویا پوری زندگی کے خاکے کو جوان ذہنوں کے سامنے پیش کیا تاکہ اس مرد مجاہد کی یاد تازہ رہے۔

ضلع مظفرنگر کے گردونواح کی مجالس کے اختتام پر بعنوان عاشورہ ۱۲/جون ۱۹۹۱ع کو حوزۂ علمیہ مظفرنگر کے حال میں ایک زبردست پروگرام منعقد کیا گیا جس میں ہندستان کے مختلف شہروں سے محبان خمینی(رح) خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے تشریف لائے تھے۔

علیگڑھ میں امام اُمّت کی دوسری برسی

سید محمد اکبر پلکھنوی کی گذارش کے مطابق ١٤/ ١٥/ جون ۱۹۹۱ع بعد نماز مغربین حسینی مسجد زہرہ باغ علی گڑھ میں انجمن تبلیغ عزا زہرہ باغ کے زیر اہتمام امام امّت اٰیۃ اللہ العظمی قائد انقلاب اسلامی ایران امام خمینی طاب ثراہ کی دوسری برسی کی مناسبت سے مجلس مذاکرہ، منظوم نذرانۂ عقیدت، مجلس عزا اور جلسۂ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔

١٤ جون کو مجلس مذاکرہ کا آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا اور مذاکرہ میں امام امّت کے مذہبی

تعزیت

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے یوم اربعین کے موقع پر ہم حضرت بقیۃ اللہ (ع) اور دنیا کے مسلمانوں کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے بارگاہِ احدیت میں دست بدعا ہیں کہ وہ ہم سبھی کو اسوۂ شبیری (ع) پر عمل پیرا رہنے کی توفیق عطا فرمائے

(ادارہ)

rekhta

سیاسی ، ادبی کارناموں پر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے علماء اور دانشوروں نے روشنی ڈالی ۔——

۱۵ / جون ۱۹۹۱ ع بروز شنبہ بعد نماز مغرب و عشاء علی گڑھ کے شعراء نے امام امّت کے متعلق اپنے تاثرات منظوم شکل میں پیش کئے ۔

پھر جناب سید احمد عباس زیدی (سابق سیکریٹری انجمن تبلیغ عزا) اور جناب سید شاہد حسین (سیکریٹری انجمن تبلیغ عزا) نے سوز خوانی فرمائی ۔ اس کے بعد ڈاکٹر مولانا سید فرمان حسین نے اسلام اور اتحاد مسلمین کے عنوان سے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی ۔

مجلس عزا کے بعد انعامی مقابلے میں کامیاب طلبہ و طالبات کے ناموں کا اعلان مولانا سید منظور محسن صاحب رضوی ، امام جماعت حسینی مسجد ، زہرہ باغ نے کیا اور انعامات بدست آقای نصیری تقسیم کئے گئے ۔

اس دو روزہ پروگرام کا اہتمام انجمن تبلیغ عزا ، حسینی مسجد ، زہرہ باغ نے کیا۔

شکارپور میں فلاحی جلسہ

سکریٹری الفلاح فیڈریشن شکارپور کی گذارش کے مطابق شکارپور میں ۱۲ / محرم الحرام کو مدرسۂ ناصرالعلم شکارپور کے ہال میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت جناب مولانا عون محمد صاحب قبلہ امام جمعہ و جماعت شکارپور نے فرمائی اور نظامت کے فرائض جناب فائز شکارپوری نے انجام دئیے ۔ اس جلسہ میں ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی سے وابستۂ فرہنگی جناب محمد معصومی اور سرپرست روابط عمومی جناب عباس فاموری نے بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت فرمائی جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب مولانا عون محمد صاحب قبلہ نے تلاوت کی ۔

آغا انور حسین نے ادارے کے اغراض و مقا پڑھ کر سنائے ۔ اس کے بعد فیڈریشن کے نائب صدر جناب ڈاکٹر عوض علی نے اپنی مختصر تقریر میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیا اور لوگوں کو میدان عمل میں آنے کی دعوت دی ۔ مہمان خصوصی جناب محمد معصومی صاحب نے اپنی تقریر میں تعلیم نسواں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ آپ نے آیات قرآنی کے ساتھ نہایت فصیح و بلیغ انداز میں واضح کیا کہ معاشرہ کی اصلاح اور قوم کی ترقی میں تعلیم یافتہ خواتین زبردست کردار ادا کرسکتی ہیں ۔ نیز کسی بھی ملّت کی تعمیر میں عورتوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوا کرتا ہے ۔

جلسہ کے آخری مرحلہ میں نجف اشرف اور کربلائے معلّی پر عراقی حکومت کے ہاتھوں ڈھائے جانے والے مظالم کی ایک فلم وی ۔ سی ۔ آر پر دکھائی گئی جلسہ میں خواتین بڑی تعداد میں موجود تھیں جن کے لئے پردہ کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔

یوم آزادی پر آزادی کا مطالبہ

نئی دہلی (۱۵ / اگست) ۔ ظہیر زیدی کی گزارش کے مطابق آج شام ٤ بجے دہلی میں فعال تنظیم "شیعہ پوائنٹ" کی زیر نظارت سیکڑوں خواتین و اطفال نے انڈیا گیٹ سے راشٹرپتی بھون تک جلوس کی شکل میں راہ پیمائی کی ۔ وہاں پہنچ کر خواتین نے محترم صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں عرضداشت پیش کی ۔ جس میں اپیل کی گئی ہے کہ حکومت ہند ، عراق کے اماکن مقدسہ کی حفاظت اور وہاں پر گرفتار علماء ، خواتین و مرد اور اطفال کو صدامی قید سے رہائی دلانے کیلئے موثر اقدامات کرے ۔ دیگر اطلاعات کے بموجب مذکورہ تنظیم کے رضاکار حکومت ہند سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے راج پتھ(بوٹ کلب) پر غیر معینہ مدت کے لئے بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔

rekhta

اعلان نتیجہ :-

مقابلہ مقالہ نویسی «امام خمینی (رح) شخصیت و افکار»

(CODE : EC/IK/ML)

١ - جناب سردار احمد (علیگ) ۔ اٹاوہ (یو - پی) ـــــــــ اوّل
٢ - جناب نواب میر یوسف علی خاں - حیدر آباد (اے - پی) ـــ دوم
٣ - جناب عبد المجید سرور - مالیگاؤں - ناسک (ایم - ایس) - سوم

خصوصی انعامات

١ - جناب شہید حسن ـشہید صفی پوری- لکھنؤ - (یو- پی)

٢ - جناب رضا عباس جعفری - لکھنؤ - (یو - پی)

٣ - جناب ممتاز احمد - لکھنؤ (یو - پی)

٤ - جناب مولانا سید سلمان احمد مبارکپوری - بلور - بستی (یو - پی)

٥ - جناب محمد اسلم - رادھنا- عنایت پور- میرٹھ (یو - پی)

٦ - مناب محتشم علی مرزا- وارنگل (اے - پی)

٧ - جناب ذوالفقار حیدر رضوی - اترولہ - گونڈہ - (یو - پی)

٨ - جناب سید نجیب حیدر رضوی واعظ - مالیگاؤں - ناسک - (ایم - پی)

٩ - جناب ابوالحسن آفتاب عالم - بلّیماران - (دہلی)

١٠- جناب محمد ابراہیم خاں - آکوٹ - اکولہ - (ایم - ایس)

١١- جناب عاطرہ جبیں شمسی - رام پور (یو - پی)

١٢- جناب سلیم رضا رضوی - ناگپور (یو - پی)

١٢- جناب ڈاکٹر مجاہد- حسین حسینی - بمبئی (ایم - پی)

١٤- جناب مولانا مہدی حسین - واعظ جلال پوری - فیض آباد (یو - پی)

١٥- جناب رضا سرسوی - سرسی - مرادآباد (یو - پی)

١٦- جناب نور محمد - نگلیا عاقل - رامپور (یو - پی)

١٧- جناب محمد عارف - محلہ زکاتی - بریلی (یو - پی)

١٨- جناب قیصر رضا نقوی - دلشاد گارڈن (دہلی)

١٩- جناب طاہرالحسن - کوچہ پنڈ[ت] (دہلی)

٢٠- جناب صداقت حسین - بلری[ـا] گنج - اعظم گڑھ (یو - پی)

٢١- جناب محمد فرقان خاں - لالہ میاں اسٹریٹ - رامپور - (یو - پی)

٢٢- جناب ایس - اے - غفار سیفی - ہربت پور - دہرہ دون - (یو - پی)

٢٢- جناب ڈاکٹر رفیع اختر - بسنت پور - گورکھپور - (یو - پی)

٢٤- جناب سید باقر رضا- ملنا پوری - محلہ سپاہ - جونپور (یو پی)

٢٥- جناب سیدہ عذرا زیدی - کوال مظفر نگر - (یو - پی)

٢٦- جناب قمر رضا نقوی - محلہ گزری - امروہہ (یو - پی)

٢٧- جناب کرار عباس رضوی - بلیا (یو - پی)

٢٨- جناب شمیم الحسن نقوی کریلی کالونی - الہ آباد - (یو - پی)

٢٩- جناب سید راشد حسین - مہاجن ٹولہ - فیض آباد (یو - پی)

٢٠- جناب فرحت اللہ خاں - نشاط

قدیری ۔ فیل خانہ ۔ پیلی بھیت ۔ (یو ۔ پی)

۳۱۔ جناب محمد الیاس ۔ قاضی سرائے ۔ بجنور ۔ (یو ۔ پی)

۳۲۔ جناب سید باقر رضا ملنا پوری ۔ محلہ سپاہ جونپور ۔ (یو پی)

۳۳۔ جناب محمد داؤد خان رانچی ۔ (بہار)

۳۴۔ جناب کمیل فاطمہ نقوی جامعہ نگر ۔ (دہلی)

۳۵۔ جناب سید مسعود حسن جعفری ۔ خان پور ۔ عادل آباد (اے پی)

۳۶۔ جناب سید محمد اسمعیل رضوی ۔ اترولہ ۔ گونڈا (یو ۔ پی)

۳۷۔ جناب غالب کمال (علیگ) دہرہ دون روڈ ۔ پربت پور (یو ۔ پی)

۳۸۔ جناب اختر عالم ۔ ٹانڈہ ۔ فیض آباد ۔ (یو ۔ پی)

۳۹۔ جناب قائم مہدی -رانا۔ کشمیری محلہ ۔ لکھنؤ ۔ (یو ۔ پی

۴۰۔ جناب قیصر زیدی جونپوری جگت نرائن روڈ ۔ لکھنؤ (یو ۔ پی)

۴۱۔ جناب سید حسن عسکری ۔ محلہ سپاہ ۔ جونپور۔ (یو ۔ پی)

۴۲۔ جناب فردوس زہرا رضوی کندرکی ۔ مرادآباد (یو ۔ پی)

۴۳۔ جناب نقی حسن ۔ رضا انٹر کالج جونپور ۔ (یو ۔ پی)

۴۴۔ جناب سید فیض ظفر رضوی جوادیہ عربی کالج ۔ بنارس

۴۵۔ جناب سرور رضا مصطفوی تھاؤزنڈ لائٹس ۔ مدراس (ٹی ۔ این)

۴۶۔ جناب سید محمد تقی علی عابدی ۔ مفتی گنج ۔ لکھنؤ (یو ۔ پی)

۴۷۔ جناب محمد کمال حیدر جواد رانی منڈی ۔ الہ آباد ۔ (یو ۔ پی)

۴۸۔ جناب رحمان اختر صدیقی انچولی ۔ میرٹھ ۔ (یو ۔ پی)

۴۹۔ جناب قیصر رضوی ۔ کندرکی مرادآباد ۔ (یو ۔ پی)

۵۰۔ جناب محمد عارف ۔ رودگران لال کنواں ۔ (دہلی)

۵۱۔ جناب سید عترت حسین اعظمی چوک ۔ لکھنؤ (یو ۔ پی)

۵۲۔ جناب محمد ابراہیم ۔ ملاپالی حیدرآباد (اے ۔ پی)

۵۳۔ جناب اصغر علی آخوندی کرگل ۔ (کشمیر)

۵۴۔ جناب محمد فضل عظیم ۔ بازار گھاٹ ۔ حیدرآباد (اے ۔ پی)

۵۵۔ جناب محمد عرفان حیدر اترولہ ۔ گونڈہ ۔ (یو ۔ پی)

۵۶۔ جناب محمد صادق کشفی ۔ آئرن گیٹ ۔ کلکتہ (مغربی بنگال)

۵۷۔ جناب سیدہ ناظرہ خاتون ۔ کندرکی ۔ مرادآباد (یو ۔ پی)

۵۸۔ جناب شفیق احمد ۔ لساری گیٹ ۔ میرٹھ (یو ۔ پی)

۵۹۔ جناب عراق رضا زیدی ۔ قلعہ ۔ بریلی ۔ (یو ۔ پی)

۶۰۔ جناب محمد عظیم اللہ خاں عظیمہ لکھنؤی ۔ مولوی گنج ۔ لکھنؤ

۶۱۔ جناب سید شاندار حسین رضوی ۔ اترولہ ۔ گونڈہ (یو ۔ پی)

۶۲۔ جناب ایم ۔ ایم ۔ انصاری ۔ بھولا پور ۔ جلالپور ۔ فیض آباد (یو۔ پی)

۶۳۔ جناب جمیل احمد ۔ ناصر باغ کانپور (یو۔ پی)

۶۴۔ جناب غلام اہلبیت ۔ فیض ٹانڈہ ۔ فیض آباد (یو۔ پی)

۶۵۔ جناب سعید احمد قاسمی رسول پور ۔ دبہری ۔ مظفر نگر (یو ۔ پی)

۶۶۔ جناب شہاب الدین ۔ سرائے میر ۔ اعظم گڑھ (یو ۔ پی)

۶۷۔ جناب محمد شریف بن یعقوب سوئیوالان ۔ (دہلی)

۶۸۔ جناب امیرالصمدانی ۔ تغلق آباد ۔ (دہلی)

۶۹۔ جناب شہنشاہ حسین بھولاپور ۔ فیض آباد (یو ۔ پی)

۷۰۔ جناب ممتاز مہدی ۔ بھولاپور فیض آباد (یو ۔ پی)

۷۱۔ جناب عروج خانم شروانی ترکمان گیٹ ۔ (دہلی)

۷۲۔ جناب عزیزالرحمن خان کھتولی ۔ مظفرنگر (یو ۔ پی)

۷۳۔ جناب فرزانہ وحید ۔ گلی چابک سواران ۔ لال کنواں (دہلی)

۷۴۔ جناب سفینہ مختار ۔ سرینگر (کشمیر)

۷۵۔ جناب ارشد حسین رضوی رامپور دہیلیہ ۔ ہردوئی (یو ۔ پی)

(باقی صفحہ ۳۱ پر)

تبریک و تہنیت

خداوند کریم کے فرستادہ آخری پیغمبر، اسوۂ انسانیت، معلم بشریت رحمت اللعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحدت آفریں ولادت باسعادت اور ہفتۂ وحدت مسلمین کے موقع پر، ہم تمام مسلمانوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور بارگاہِ عالیہ قادر متعال میں دست بدعا ہیں کہ وہ مسلمانوں کو باہمی اتحاد اور اخوت و برادری کی توفیق عطا فرمائے۔

آسمان ولایت و امامت کے چھٹے اختر تابناک

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی تاریخ ولادت باسعادت

(۱۷ ربیع الاول) جمیع مسلمین و محبان اہلبیت علیہم السلام

کو مبارک ہو۔

ادارہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

سائلوا العلماء

وخاطبوا الحکماء و

جالسوا الفقراء

علماء سے مسائل دریافت کیجیے، حکماء سے گفتگو کیجیے،

اور فقراء کی ہمنشینی اختیار کیجیے۔

RAH-E-ISLAM URDU MONTHLY REGISTERED - D (C) 125/89 R.No. 40117/80 SEP-95